روزنامہ

C.P.L 29-FD　　ٹیلی فون نمبر 047-6213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعہ 24 نومبر 2006ء 2 ذیقعد 1427 ہجری 24 نبوت 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 263

دعا اور عبادت

حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

الدعاء هو العبادة

دعا عبادت ہے

(جامع ترمذی کتاب التفسیر۔سورۃ بقرہ حدیث نمبر:2895)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

وہ لوگ جن کو خدا تعالیٰ سے ربط معرفت نہیں اور نہ اس پر یقین ہے وہ بھی فکر اور غور کے وسیلہ سے یہی چاہتے ہیں کہ غیب سے کوئی کامیابی کی بات ان کے دل میں پڑ جائے اور ایک عارف دعا کرنے والا بھی اپنے خدا سے یہی چاہتا ہے کہ کامیابی کی راہ اس پر کھلے۔لیکن محجوب جو خدا تعالیٰ سے ربط نہیں رکھتا وہ مبدء فیض کو نہیں جانتا اور عارف کی طرح اس کی طبیعت بھی سرگردانی کے وقت ایک اور جگہ سے مدد چاہتی ہے اور اسی مدد کے پانے کے لئے وہ فکر کرتا ہے۔مگر عارف اس مبدء کو دیکھتا ہے اور یہ تاریکی میں چلتا ہے اور نہیں جانتا کہ جو کچھ فکر اور خوض کے بعد دل میں پڑتا ہے وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ متفکر کے فکر کو بطور دعا قرار دے کر بطور قبول دعا اس علم کو فکر کرنے والے کے دل میں ڈالتا ہے۔غرض جو حکمت اور معرفت کا نکتہ فکر کے ذریعہ سے دل میں پڑتا ہے وہ بھی خدا سے ہی آتا ہے۔اور فکر کرنے والا اگرچہ نہ سمجھے مگر خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ مجھ سے ہی مانگ رہا ہے۔سو آخر وہ خدا سے اس مطلب کو پاتا ہے۔اور جیسا کہ میں نے ابھی بیان کیا ہے یہ طریق طلب روشنی اگر علیٰ وجہ البصیرت اور ہادی حقیقی کی شناخت کے ساتھ ہو تو یہ عارفانہ دعا ہے اور اگر صرف فکر اور خوض کے ذریعہ سے یہ روشنی لا معلوم مبدء سے طلب کی جائے اور منور حقیقی کی ذات پر کامل نظر نہ ہو تو وہ محجوبانہ دعا ہے۔

اب اس تحقیق سے تو یہ ثابت ہوا کہ تدبیر کے پیدا ہونے سے پہلا مرتبہ دعا کا ہے جس کو قانون قدرت نے ہر ایک بشر کے لئے ایک امر لابدی اور ضروری ٹھہرا رکھا ہے اور ہر ایک طالب مقصود کو طبعاً اس پل پر سے گزرنا پڑتا ہے۔پھر جائے شرم ہے کہ کوئی ایسا خیال کرے کہ دعا اور تدبیر میں کوئی تناقض ہے۔دعا کرنے سے کیا مطلب ہوتا ہے؟ یہی تو ہوتا ہے کہ وہ عالم الغیب جس کو دقیق در دقیق تدبیریں معلوم ہیں کوئی احسن تدبیر دل میں ڈالے یا بوجہ خالقیت اور قدرت اپنی طرف سے پیدا کرے۔پھر دعا اور تدابیر میں تناقض کیونکر ہوا؟

(ایام الصلح ۔ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 230)

مکرم سید شاہد احمد شاہ صاحب کی وفات

نہایت افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم سید شاہد احمد شاہ صاحب ابن مکرم سید عبدالجلیل شاہ صاحب جو حضرت مسیح موعود کے قدیمی رفیق اور دوست حضرت میر حکیم حسام الدین صاحب سیالکوٹ کے پڑپوتے اور حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت سید حامد شاہ صاحب کے پوتے اور مکرم کرنل مرزا داؤد احمد صاحب کے داماد تھے 64 سال کی عمر میں مورخہ 9 نومبر 2006ء کو لاہور میں وفات پا گئے۔مرحوم کے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹے عزیز عمران احمد ، عزیز عثمان احمد اور ایک بیٹی عزیزہ صدف ہیں مرحوم کی نماز جنازہ مورخہ 10 نومبر 2006ء کو مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وا میر مقامی نے پڑھائی اور احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن لاہور میں تدفین ہوئی۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 16 نومبر 2006ء کو مرحوم کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت کیلئے اور پسماندگان کیلئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل سے نوازے اور خود ان کی حفاظت فرمائے اور ہمیشہ ان کا حافظ و ناصر ہو۔

نمایاں کامیابی

مکرم ضیاء الرحمٰن غنی صاحب سیکرٹری تعلیم ، حلقہ ماڈل ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں کہ مکرم افروز ابراہیم صاحب بقاپوری نے امسال بی سی ای، او لیول کے امتحان میں تمام آٹھوں مضامین میں اے گریڈ لئے ہیں۔ یہ امتحان کیمبرج یونیورسٹی نے Beacon House School کی معرفت لیا تھا۔مکرم افروز صاحب مکرم سلیمان بقاء پوری صاحب کے بیٹے ، محترم ڈاکٹر محمد اسحاق بقاپوری صاحب کے پوتے اور حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ بچے کو آگے اپنی تعلیم میں نمایاں کامیابیوں سے نوازے۔ آمین

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 410

کتاب اللہ۔ایک جلالی معجزہ

حضرت علامہ عبدالرحمٰن جامی اپنے دور کے عالی پایہ متبحر عالم، قادرالکلام شاعر اور مثالی عاشق رسول تھے (ولادت 1414ء وفات 1492ء) آپ نے جس عقیدت و شیفتگی سے بارگاہ رسالت میں ہدیہ نعت پیش کیا ایرانی ادب میں اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔

حضرت جامیؒ رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور عالم تالیف شواہد النبوۃ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

قرآن کریم کے معجزات میں سے ایک معجزہ یہ بھی ہے کہ تلاوت کے وقت قاری و سامع پر ہیبت و خوف کی ایک عجیب کیفیت طاری ہوتی ہے۔ کہتے ہیں ایک دن ربیعہ بن عتبہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کلام کے بارے میں گفتگو کر رہا تھا جو حضورؐ پر اپنی قوم کے خلاف نازل ہوا تھا۔ اس وقت حضور علیہ السلام نے سورہ حٰم کی چند آیات جن میں قوم عاد و ثمود پر بجلی گرنے کا ذکر ہے تلاوت فرمائیں۔ عتبہ نے سن کر اپنا ہاتھ حضورؐ کے دہان اقدس پر رکھ دیا اور آپ کو قراءت سے باز رہنے کی قسم دی۔ ایک روایت میں یوں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سورہ کو تلاوت فرماتے اور عتبہ سنتا جاتا تھا۔ اس دوران میں اس نے اپنے ہاتھ پس پشت رکھے ہوئے تھے جب آیت سجدہ آئی تو حضور علیہ السلام نے سجدہ کیا۔ عتبہ اٹھا لیکن اسے پتہ نہ چلا کہ آپ کیا کر رہے ہیں وہ اٹھ کر سیدھا اپنے گھر گیا جہاں سب قوم اکٹھی ہوگئی۔ عتبہ نے ہر آدمی سے معذرت چاہی اور کہا: خدا کی قسم! حضور علیہ السلام نے جس کلام بلاغت نظام میں مجھ سے گفتگو فرمائی ہے۔ میں نے آج تک ایسا کلام پڑھا ہے نہ سنا ہے۔ حضورؐ کے سامنے مجھے کچھ جواب ہی نہیں سوجھتا تھا۔

اسی طرح بہت سے دیگر فصحائے عرب پر جو اسی جگہ معارضہ کے لئے آئے سخت ہیبت و رعب طاری ہوا۔ ایک دن ابن مقنع جو اپنے وقت کا بلیغ ترین انسان تھا اس جگہ آ کر معارضہ قرآن کے لئے اپنا کلام ترتیب دینے لگا تو ناگاہ ایک لڑکا یہ آیت پڑھنے لگا............لڑکا یہ آیت پڑھ کر چلا گیا تو ابن مقنع نے اپنا ترتیب دادہ کلام مٹا دیا اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ کسی انسان کا کلام نہیں ہے۔ کہتے ہیں یحیٰ ابن الغزالی نے جو اندلس کا بہت فصیح و بلیغ انسان تھا، سورہ اخلاص ایسی آیات گھڑنے کا ارادہ کیا تو اس پر رقت و ہیبت عظیم غالب و مستولی ہوگئی۔ اس نے فوراً توبہ کی اور رجوع الی اللہ کیا۔“

(شواہد النبوۃ اردو ترجمہ صفحہ 241-242 مترجم بشیر حسین ناظم ناشر مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ اشاعت مارچ 1985ء)

خاندان نبوت کی محیّر العقول

قوت مکاشفہ

علامہ عبدالرحمان جامی نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام (ولادت 770ء وفات 817ء) کا یہ حیرت انگیز واقعہ نقل فرمایا ہے“

”اہل نباخ میں سے ایک کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ نباخ میں تشریف لائے ہیں اور جس مسجد میں حاجی ٹھہرتے ہیں وہاں قیام فرما ہیں میں نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر السلام علیک عرض کیا۔ آپ کے سامنے ایک طباق تھا جس میں صیحانی کھجوریں تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے مٹھی بھر مجھے عنایت فرمائیں۔ میں نے گنیں تو سترہ کھجوریں تھیں۔ میں نے ان سے یہ تعبیر لی کہ میری عمر سترہ سال باقی ہے اس واقعہ کے بیس روز بعد میں نے سنا کہ حضرت امام علی رضاؓ اس مسجد میں تشریف لائے ہیں تو میں فوراً آپؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ کو اسی جگہ تشریف فرما دیکھا جہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جلوہ فرما تھے۔ آپؓ کے پاس بھی اسی طرح ایک طبق کھجوروں کا پڑا ہوا تھا، میں نے آگے بڑھ کر سلام عرض کیا آپؓ نے جواب دیا اور مجھے اپنے نزدیک بلا کر مٹھی بھر کھجوریں دیں میں نے گنیں تو سترہ تھیں۔ میں نے کہا: اے ابن رسول اللہ! مجھے تو اس سے زیادہ کھجوریں چاہئیں۔ آپؓ نے فرمایا: اگر حضور علیہ السلام تجھے ان سے زیادہ دیتے تو میں بھی دے دیتا“۔

(شواہد النبوۃ اردو ترجمہ 348)

سانحہ ارتحال

۞ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب دارالعلوم غربی ثناء ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میری اہلیہ بشریٰ بیگم صاحبہ مورخہ 5 نومبر 2006ء کو بوجہ ہارٹ اٹیک بعمر 70 سال وفات پا گئیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ مورخہ 8 نومبر 2006ء کو بیت المبارک میں بعد نماز عصر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے پڑھائی۔ مرحومہ خداوند کریم کے فضل سے موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولانا عزیز الرحمٰن خالد صاحب صدر محلّہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں 3 بیٹے اور 4 بیٹیاں بطور یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے نیز ہم پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ صاحبزادی امۃ النصیر بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم پیر معین الدین صاحب)

۞ مکرمہ صاحبزادی امۃ النصیر بیگم صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر مکرم پیر معین الدین صاحب حلقہ بیت المبارک ربوہ بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں ان کے نام کھاتہ امانت تحریک جدید ربوہ میں مبلغ پینتالیس ہزار پانچ صد اناسی روپے صرف موجود ہیں۔ یہ رقم میرے کھاتہ میں منتقل کر دی جائے دیگر ورثاء کو اس منتقلی پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1۔ مکرم صاحبزادی امۃ النصیر بیگم صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم پیر محی الدین طاہر احمد صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم امۃ الصبور بیگم صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرمہ امۃ الشکور بیگم صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرمہ امۃ الغفور بیگم صاحبہ (بیٹی)
6۔ مکرمہ امۃ النور معین بیگم صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ولادت

۞ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ناظر مال آمد تحریر کرتے ہیں کہ مکرم محمد انور حفیظ صاحب فیصل آباد کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت کاشفہ انور نام عطا فرمایا ہے۔ بچی خدا تعالیٰ کے فضل سے وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ بچی مکرم حافظ محمد اکرم حفیظ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ فیصل آباد کی پوتی اور مکرم سید شبیر احمد شاہ صاحب کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

۞ مکرم مبارک احمد شاہ صاحب معلم وقف جدید تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم سید محمد عبداللہ ندیم صاحب مشنری انچارج سپین ابن مکرم سید عبدالغنی شاہ صاحب مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تین بیٹیوں کے بعد بیٹا عطا فرمایا ہے اور پیارے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بیٹے کا نام محمد احمد رکھا ہے اور یہ بچہ وقف نو میں شامل ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت والی بابرکت لمبی عمر عطا فرمائے خادم دین ہو اور حقیقی معنوں میں اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت والی بابرکت لمبی عمر عطا فرمائے۔

۞ مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب دارالعلوم غربی خلیل ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے مکرم عبدالحلیم صاحب کو مورخہ 14 نومبر 2006ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچہ کا نام فیضان احمد تجویز ہوا ہے جو مکرم چوہدری آفتاب احمد صاحب چیف ڈپٹی شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین کا نواسہ ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک لائق اور خادم دین بنائے والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں خالی آسامیاں

۞ طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں درج ذیل شعبہ جات میں آسامیاں خالی ہیں۔ ایسے خواتین و حضرات جوان آسامیوں کے لئے کوالیفائیڈ ہوں اپنی درخواستیں صدر محلّہ/امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ جلد ارسال کریں۔

شعبہ	نام آسامی	کوالیفیکیشن	دیگر قابلیت
Food& Beverages	Cooks		اچھے تجربہ کار Cooks جو کہ بڑے ہوٹل کے کچن میں کام کرنے کا تجربہ رکھتے ہوں
ایمبولینس	ڈرائیور	PSV لائسنس ہولڈر	عمر کی حد 25 سال 40 سال کسی بڑے شہر میں ایمبولینس یا گاڑی چلانے کا تجربہ رکھتے ہوں
سیکیورٹی	سیکیورٹی گارڈ	میٹرک	ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائے گی

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

ابن کریم

امانت و دیانت کا حق ادا کرنے والے

قابل تقلید نیک نمونے

حضرت اقدس مسیح موعود نے بڑا ہی خوبصورت فقرہ تحریر فرمایا ہے۔

تقویٰ کی باریک راہیں اختیار کرو۔

دراصل اس تعلیم میں آپ کا اپنا عکس نظر آتا ہے کہ کس طرح آپ نے خدا کی رضا کی باریک راہیں اختیار کیں۔ سیر کے دوران بعض رفقاء نے کسی کھیت سے لگے ہوئے کیکر سے مسواکیں اتاریں تو فرمایا کیا تم لوگوں نے اس کے مالک سے اجازت لی ہے؟ اور اسی طرح ایک دفعہ آپ نے دیکھا کہ بعض ہمراہیوں نے کسی کی بیری کے چند بیر اٹھا لئے ہیں تو یہی فرمایا کیا مالک سے پوچھا ہے؟

یہ روح جماعت کے افراد میں خدا کے فضل سے پیدا ہو چکی ہے دیانت اور امانت ان کا طرۂ امتیاز ہے۔ دوسروں کے اموال کی نگرانی اور حفاظت ان کی عادت ثانیہ بن چکی ہے۔ ہمارے اردگرد ماحول میں یہ چیزیں عنقا ہوتی جا رہی ہیں مگر یہ جھنڈا ابھی جماعت احمدیہ کے پاس ہے۔

بعض دوسرے لوگ احمدی کی دیانت داری کو ناپسند کرتے ہیں اور سخت سست بھی کہتے ہیں جس طرح بیمار کو دودھ اچھا نہیں لگتا یا اور کوئی اچھی چیز کھانے کو جی نہیں چاہتا اگر دی جائے تو قے کر دیتا ہے بالکل اسی طرح ہمارا معاشرہ اس طرح بددیانتی میں گھرا ہوا ہے۔ ایسی لت پڑ چکی ہے کہ دیانت داران کی آنکھوں میں کھٹکتا ہے۔

مجھے یاد ہے کہ گوجرانوالہ تعیناتی کے دوران ایک احمدی وکیل سے ملنے کچہری جانا پڑا۔ چند آدمی جو اپنے کسی لڑائی جھگڑے کی وجہ سے وہاں ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے دوران گفتگو وہاں کے ایک مجسٹریٹ کو اچھی خاصی گالی دی اور کہا اس نے یہ کام کہاں کرنا ہے۔

میں نے کسی احمدی دوست سے اس کا تذکرہ کیا کہ فلاں مجسٹریٹ کا نام لے کر بدزبانی کی جا رہی تھی۔ کیا وجہ ہے۔ وہ کہنے لگے اس لئے کہ وہ احمدی مجسٹریٹ ہیں۔ انہوں نے ناجائز کام کرنا نہیں اور ایسے لوگ روزانہ ہی یہ سلوک ان سے کرتے ہیں لیکن سخت سست کہنا تو الگ رہا ایک شدید معاند احمدیت جرنیل جس نے جماعت کو اپنے زعم میں مٹانے اور ہر قسم کی پابندیاں لگانے کے قوانین مقرر کئے اور طرح طرح کی ایذاء رسانیاں دینے کے باوجود ایک خاص آپریشن کی ضرورت پڑنے پر ایک احمدی سرجن ہی سے رجوع کرتے ہوئے یہ الفاظ ادا کئے کہ

''اس وقت صرف آپ ہی واحد سرجن ہیں جن پر میں اعتماد کر سکتا ہوں''۔ بحوالہ ''ایک مرد خدا'')

سنتے آئے تھے کہ جادو وہ جو سر چڑھ کر بولتا ہے مگر تازہ تاریخ کے اوراق میں یہ الفاظ آج بھی ایک احمدی کی دیانتداری اور فرائض کی بجا آوری پر گواہی دے رہے ہیں۔ کہ یہ لوگ ہر قسم کی ذاتی وجوہات کو پس پشت ڈال کر فرائض کی بجا آوری دیانت داری سے کرتے ہیں۔ احمدی خدا کے فضل سے آسمانی نور اور رہنمائی کی وجہ سے ان آلائشوں سے بچے ہوئے ہیں جن میں عمومی طور پر ہمارا معاشرہ گھرا ہوا ہے۔

مجھے ایک کاروباری دوست نے بتایا کہ فیصل آباد سے تھوک کے حساب سے سامان ربوہ لاتا ہوں۔ وہاں تھوک مرچنٹ کو جب یہ پتہ چلا کہ میں ربوہ سے تعلق رکھتا ہوں تو اس نے کہا مجھے تمہارے پیسوں کی اب کوئی فکر نہیں۔ اول تو ربوہ والے پیسے مارتے ہی نہیں اور اگر کوئی مسئلہ ہو تو آپ کے ہاں نظام ہے اس کے ذریعہ ہم اپنا حق لے لیتے ہیں۔ بہرحال یہ تو ایک ضمنی سی بات تھی اصل بات کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

☆ چند سال پہلے ایک تانگہ بان جو ربوہ کے قرب و جوار ہی سے تعلق رکھتے تھے احمدی ہوئے میں نے ان سے پوچھا آپ کو احمدیت کی طرف کس طرح رغبت پیدا ہوئی۔ انہوں نے بتایا یوں تو احمدیوں کے اچھے اخلاق و کردار کے سبھی معترف ہیں میں بھی گرویدہ ہوں۔ مگر چند سال پہلے کا واقعہ میں بھلائے سے بھی بھول نہیں سکتا۔ ہوا یوں کہ سرگودھا ایکسپریس جو عموماً عشاء کی نماز کے قریب لاہور سے آتی ہے سے میں نے فیکٹری ایریا کے لئے سواری بٹھائی اور وہ ایک نوجوان طالب علم تھا۔ میں نے اس سے دس روپے کرایہ طے کیا اور وہ سوار ہو گیا۔ میں نے اسے اس کی منزل پر پہنچا دیا اور اس نے مجھے اپنی طرف سے دس روپے کا نوٹ دے دیا۔ چونکہ رات کا وقت تھا میں نے بھی نہ دیکھا مگر جب روشنی میں آ کر میں نے دیکھا تو وہ دس کی بجائے پانچ روپے کا نوٹ تھا۔ اگلی صبح میں نے دیکھا کہ ایک نوجوان بڑی بے تابی سے مختلف تانگہ بانوں سے پوچھ رہا تھا کہ آپ تو رات کو مجھے نہیں چھوڑنے گئے تھے۔ بالآخر اس نے مجھے بھی روک کر یہی سوال کیا میں نے اثبات میں جواب دیا تو اس نے معذرت کرتے ہوئے پانچ روپے دیئے اور کہا رات کے اندھیرے کی وجہ سے غلطی ہو گئی تھی جو میں نے آپ کو دس کی بجائے پانچ کا نوٹ دے دیا اور بار بار معذرت کی۔

میرے دل پر اس احمدی نوجوان کے اس دیانتدارانہ انداز کا اس قدر گہرا اثر ہوا کہ بیان سے باہر یہ عجیب نوجوان ہیں عجیب لوگ ہیں کہ غلطی لگ جانے کا کس انداز سے مداوا کرتے ہیں ان میں کس طرح امانت اور دیانت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ اور سچ پوچھیں سچائی کا بیج تو اسی دن میرے دل میں بو دیا گیا تھا اور وقت کے ساتھ ساتھ وہ ایک ننھی سی کونپل بنی اور آئندہ بڑا درخت بن جائے گا۔

پچھلے دنوں ایک بڑا ہی دلچسپ واقعہ ہوا جو ایک پہلو سے حیران کن بھی ہے۔

ایک صاحب کا کوئی کیس ایک جماعتی دفتر میں چل رہا تھا۔ بقول ان کے میں اس لڑائی جھگڑے کی وجہ سے بہت بددل تھا اور بالکل کنارے پر پہنچ گیا تھا اور ڈانواں ڈول تھا مگر ایک چھوٹی سی بات مجھ پر اتنا گہرا اور حیرت انگیز اثر کیا کہ میرا دل صاف ہو گیا اور میری سخت دلی کو خدا نے نرم دلی میں تبدیل فرما دیا۔

ہوا کچھ یوں کہ دفتر کے ایک کارکن سے میں نے معاملہ کی نقل مانگی انہوں نے کہا 12 بجے آ کر لے لیں چنانچہ میں گیا انہوں نے کہا دو روپے اس کاپی پر خرچ آئے ہیں وہ آپ جمع کروا دیں میں نے انہیں پانچ روپے دیئے اس کارکن نے فوری طور پر مجھے تین روپے تھما دیئے۔ بظاہر وہ تین روپے کا بقایا ہی تھا مگر ان تین روپوؤں نے میرے سارے دلدر دور کر دیئے۔ میں چونکہ خود مختلف جگہوں پر ڈیوٹیاں دیتا رہا ہوں اور ماحول سے بھی واقف ہوں۔ دوسرے محکموں اور دفتروں میں تو حیلوں بہانوں سے روپے بٹورے جاتے ہیں اور بقائے کا تو تصور ہی نہیں ہے مگر یہاں پائی پائی کا حساب اور باصرار بے باک کیا جاتا ہے۔ اس چھوٹی سی دیانتداری نے میرے پہاڑوں جیسے خدشات دور کر دیئے۔

بات کرتے کرتے مجھے سانگھڑ سندھ کی تعیناتی کے دوران کا ایک سنا ہوا واقعہ یاد آ گیا جواب بھی کبھی یاد آتا ہے تو روح گداز ہو جاتی ہے۔

ہمارے سابق امیر صاحب ضلع سانگھڑ چوہدری مقصود احمد صاحب نے یہ ایمان افروز اور دلچسپ واقعہ کچھ اس طرح سنایا۔ وہ کہتے ہیں کہ میرے چھوٹے بھائی چوہدری مظفر احمد صاحب حال مقیم امریکہ کے سسر محترم مولوی تاج دین صاحب مرحوم ناظم دارالقضاء تھے۔ دیانتداری اور امانت کا عالم یہ تھا کہ اگر کوئی صاحب تحفہ حتیٰ کہ عقیقہ وغیرہ کا گوشت بھی تحفۃً لاتے تو نام پوچھنے کے بعد اسے کہتے آپ تھوڑی دیر باہر ٹھہریں اندر آ کر لسٹ دیکھتے کہ کہیں ان کا کوئی کیس تو نہیں۔ اگر کیس وغیرہ ہوتا تو معذرت سے وہ تحفہ واپس کر دیتے۔

گھر کے اندر تنگدستی کا عالم یہ تھا کہ ایک دفعہ شدید بخار ہو گیا۔ گرمیوں کے دن تھے۔ کچھ لوگ عیادت کے لئے گھر گئے آپ بخار سے تپ رہے تھے اور صحن میں بیری کے درخت کے نیچے لیٹے ہوئے تھے۔ عیادت کرنے والوں نے باصرار کہا مولوی صاحب یہاں باہر تو گرمی ہے اندر کمرے میں چلیں تا کہ پنکھے کے نیچے آپ آرام کریں۔

مولوی صاحب کے بار بار اصرار کے باوجود کہ نہیں میں یہاں ٹھیک ہوں۔ مگر حقیقت کچھ اور تھی۔ بہرحال ان دوستوں نے چارپائی ادھر ادھر سے زبردستی پکڑی اور اٹھا کر اندر کمرے میں لے گئے مگر انہیں اپنی غلطی کا احساس اس وقت ہوا جب اس قناعت پسند مخلص اور فدائی کے کمرے کو دیکھا تو وہاں کوئی بجلی سے چلنے والا پنکھا ہی موجود نہیں تھا اس لئے خاموشی کے ساتھ بیری کے درخت کے نیچے لیٹے ہوئے تھے اس وقت آپ کی ساری اولاد مریکہ میں مقیم ہے اور دین و دنیا کی حسنات سے خدا نے خوب نوازا۔

اللہ اللہ کیا قناعت ہے اور دیانت کا کیسا عمدہ نمونہ ہے کہ کوئی تحفتہً بھی چیز لاتا ہے تو دیکھتے ہیں کہ اس کا کوئی کیس تو نہیں کہ اس حوالہ سے اثر انداز ہونا چاہتا ہو۔

حضرت اقدس مسیح موعود کیا خوب فرماتے ہیں۔

وہ مومن .... حتی الوسع اپنی موجودہ طاقت کے موافق تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارتے ہیں۔ اور کوئی پہلو تقویٰ کا جو امانتوں یا عہد کے متعلق ہے خالی چھوڑنا نہیں چاہتے .... اور اس بات پر خوش نہیں ہوتے کہ موٹے طور پر اپنے تئیں امین اور صادق العہد قرار دیں بلکہ ڈرتے رہتے ہیں کہ درپردہ ان سے کوئی خیانت ظہور پذیر نہ ہو۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 ص 208)

میرے ایک دوست کینیڈا رہائش رکھتے ہیں۔ انہوں نے اس سلسلہ میں اپنا ایک بڑا ہی دلچسپ واقعہ سنایا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ کہیں سے تبادلے میں حاصل کی گئی رقم میں ایک بڑی مقدار جعلی کرنسی کی شامل ہو گئی۔ میرے علم میں جب یہ آیا کہ میرے ساتھ یہ ہوا ہے تو ربوہ میں ہی جن جن جگہوں پر میں نے لین دین کیا تھا میں ان لوگوں کے پاس فرداً فرداً گیا اور بتایا کہ مجھے ملنے والی رقم میں جعلی کرنسی کے نوٹ کسی نے عمداً دھوکہ دہی سے شامل کر دیئے ہیں اور میں انہیں روپوؤں میں سے خرید و فروخت کر چکا ہوں۔ آپ برائے مہربانی رقم چیک کر لیں کیونکہ یہ میرا ضمیر برداشت نہیں کرتا کہ مجھے تو نقصان پہنچ ہی چکا ہے اور آگے میں کسی کو دھوکہ دہی اور بددیانتی سے نقصان پہنچاؤں۔ چنانچہ میں نے اس طرح ان کے نقصان کا ازالہ کیا۔ ان میں سے بعض اب بھی ہمیشہ مجھے متشکرانہ نظر سے دیکھتے ہیں اور اس کا اظہار بھی کرتے ہیں کہ آپ نے ہمیں بڑے نقصان سے بچایا۔ حالانکہ حضرت اقدس مسیح موعود کی تعلیمات ہی کا اثر ہے کہ ہم لوگ ایسی قباحتوں سے محفوظ ہیں اور ہمارے ضمیر بیدار ہیں۔

گزشتہ دنوں ہمارے محلّہ کے ایک دکاندار نے اتنا دلچسپ واقعہ سنایا کہ دل نہیں کرتا کہ اس واقعہ کو ان سطور سے باہر رکھا جائے۔ کہتے ہیں ہمارے ایک واقف زندگی فیملی گھرانے کے بچوں کا دکان پر آنا جانا ہے ایک دن رش کی وجہ سے مجھے بقایا رقم دینے میں غلطی لگ گئی۔ بچے نے پچاس روپے دیئے تھے مطلوبہ

چیز لینے کے بعد بیس روپے بقایا رقم تھی۔ میں نے سمجھا اس نے سو روپیہ دیا ہے چنانچہ میں نے چیز بھی دی اور بیس کی بجائے ستر روپے واپس تھما دیئے۔ بچہ اسی طرح یہ رقم پکڑے گھر چلا گیا۔ گھر پہنچا ہی ہے کہ اس کی والدہ نے اس کی خوب خبر لی کہ تم نے خود رقم کیوں نہ چیک کی۔ اگر دکاندار کو غلطی لگ گئی تھی تو تم یہ زائد رقم گھر لائے کیوں۔ تم نے وہیں کیوں بتا نہ دیا میں نے دیکھا کہ بچے کے والد اس کے ساتھ میری دکان پر آئے اور بچے کے ہاتھ سے وہ رقم واپس کی۔ اور بچے کو میرے سامنے سختی سے تنبیہ کی خبردار آئندہ اگر غلطی سے بھی کہیں سے زائد رقم گھر لے کر داخل ہوئے۔

ان کے پیارے نمونہ سے مجھے بچپن کی پڑھی ہوئی کہانی یاد آ گئی جس میں بتایا جاتا ہے کہ ایک نامی گرامی چور اور بددیانت کو جب تختہ دار پر چڑھایا جانے لگا تو اس نے خواہش کا اظہار کیا کہ مجھے ایک دفعہ میری ماں سے ملوا دیا جائے چنانچہ اس کی ماں کو ملاقات کے لئے بلوالیا گیا اس چور نے کہا کہ میری خواہش ہے کہ مرنے سے پہلے ماں کے کان میں ایک بات کر لوں۔ چنانچہ ماں نے کان قریب کیا ہی تھا کہ اس نے کان چبا ڈالا۔ لوگوں نے کہا بدبخت تو مرنے والا ہے اور آخری وقت میں تم نے ایک اور ظالمانہ فعل کر ڈالا۔ اس نے کہا بات یہ نہیں بلکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ بچپن میں جب چھوٹے موٹے جرائم کرتا۔ چھوٹی موٹی چوریاں کرتا میری ماں کوئی تنبیہ نہ کرتی۔ اور کبھی برا نہ مناتی بلکہ میرے جرم پر پردہ ڈالتی اگر اس وقت مجھے ٹوک دیا جاتا تو آج میں اس انجام کو نہ پہنچتا۔ بہرحال اچھے ماں باپ وہی ہوتے ہیں جو اولاد کی غلطیوں پر ان کی تنبیہ کریں۔

اب آخر پر حضرت مسیح موعود کے ایک پرانے رفیق کا تذکرہ جس کا ذکر ''گلدستہ درویشاں کے پھول'' میں درج ہے پیش کرتا ہوں۔

حضرت بابا صدرالدین صاحب قادیانی حضرت مسیح موعود کے پرانے رفقاء میں سے تھے نہایت مخلص سادہ طبع اور نیک سیرت بزرگ تھے۔ یوں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں سے ہر ایک ہی ایمان و اخلاص کے اعلیٰ مقام پر ہے لیکن بابا صدرالدین صاحب اور امانت و دیانت تو گویا ہم معنی الفاظ ہو گئے تھے۔ یہ ان معماران احمدیت میں سے تھے۔ جنہوں نے احمدیت کی بنیادوں میں اپنا خون پسینہ لگایا۔ اور اس زمانہ میں ایمان لائے تھے جب ایمان لانے اور مصلوب ہونے کا ایک سا تصور ہوتا تھا۔ اور پھر ایمان لانے کے بعد اپنے اندر ایسا تغیر پیدا کیا جیسا کہ آسمان چاہتا تھا۔

حضرت بابا صاحب شروع ایام میں تو اپنے پیشے (کمہار) کا ہی کام کرتے تھے۔ لیکن بعد میں انہوں نے ریتی چھلہ میں ایک دکان آٹے اور دالوں کی کھول لی تھی۔ اور ان کی امانت و دیانت کی وجہ سے یہ کاروبار خوب چلا۔ چنانچہ تقسیم ملک سے کچھ قبل کاروبار میں نقصان ہو گیا تھا۔

بابا جی نے کوئی جنس خرید کی بھاؤ اچانک گر گئے۔ ابھی اس جنس کی قیمت ادا کرنی تھی۔ چنانچہ مقروض ہو گئے۔ اسی اثناء میں ملک تقسیم ہو گیا اور کاروبار جاتا رہا۔ اور بابا جی محض درویشی وظیفہ پر گزارہ کرنے لگے۔ لیکن آفرین ہے اس 80 سالہ بوڑھے کی جواں ہمتی پر کہ اس نے زمانہ درویشی ہی میں وہ قرض بے باک کر دیا۔ اس طرح کہ انہوں نے لنگر خانے کو آٹا دالوں کی سپلائی شروع کر دی۔ ساری اجناس وہ اپنے بوڑھے کمزور ہاتھوں سے صاف کرتے۔ اور خود چکی چلا کر دالیں بناتے اور یوں اس 80 سالہ پیر فرتوت نے اپنی جھریوں والی کمزور باہنوں کے بل پر سارا قرض اتار دیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان نیک نمونوں پر چلنے اور امانت و دیانت کے حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

مکرم عبدالرشید سماٹری صاحب

مولانا محمد صادق صاحب سماٹری مربی سلسلہ کی

قبولیت دعا کے چند ایمان افروز واقعات

یہ واقعات میرے والد مکرم و محترم مولانا محمد صادق صاحب سماٹری، مشنری انچارج انڈونیشیا، ملائشیا و سنگاپور کے ہیں۔ جو اب تک شائع نہیں ہوئے اور ہماری بڑی ہمشیرہ محترمہ صفیہ بیگم صاحب اہلیہ مکرم عبدالغفور صاحب بھٹی سابق ضلعی صدر لجنہ اماء اللہ ضلع تھرپارکر سندھ نے ہمیں بتائے ہیں۔ محترمہ ہمشیرہ صاحبہ مورخہ 4/ اکتوبر 2005ء کو کنری میں وفات پا گئی تھیں۔

ادائیگی قرض کا غیب سے انتظام

جنگ عظیم دوم کے دوران انڈونیشیا میں جنگ کی وجہ سے ہندوستان سے والد صاحب کا الاؤنس آنا بند ہو گیا تھا جس کی وجہ سے قرض لینا پڑتا تھا۔ ایک مرتبہ کسی احمدی سے پانچ سو ڈالر قرض لیا اس امید پر کہ فلاں تاریخ تک الاؤنس آ جائے گا۔ لیکن اس تاریخ تک الاؤنس نہ پہنچا اور جن صاحب سے قرض لیا تھا وہ آن پہنچے۔ محترم والد صاحب نے اس بندے کو اپنے پاس برآمدے میں بٹھا لیا اور دل میں دعائیں کرنے لگے۔ اسی اثناء میں دیکھا کہ ایک ہمسائے سکھ سردار تشریف لائے اور اپنی گاڑی میں بیٹھے بیٹھے آوازیں دے رہے ہیں۔ انہیں کہا کہ آپ آئیں۔ لیکن انہوں نے کہا کہ میں گھر جا رہا ہوں۔ چنانچہ والد صاحب ان کے پاس گئے اور انہوں نے جیب میں پانچ سو ڈالر ڈالے اور کہا کہ مولوی جی! میرے پانچ ہزار ڈالر کوئی کھا گیا تھا اور میں نے نیت کی تھی کہ اگر وہ مل گئے تو اس میں پانچ سو ڈالر آپ کو دوں گا۔ آج وہ پیسے مجھے مل گئے ہیں۔ میں نے سوچا کہ گھر جا کر نیت نہ بدل جائے اس لئے آپ کو ادھر ہی پیسے دینے آ گیا ہوں۔ محترم والد صاحب نے وہ پیسے لے کر ان صاحب کو جب لوٹائے تو انہوں نے وہ پیسے لینے سے انکار کر دیا اس پر محترم والد صاحب نے کہا کہ جناب یہ پیسے تو آپ کے لئے ہی آئے ہیں لہٰذا انہیں لے کر جائیں۔ میرے لئے تو آپ نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔

حیرت انگیز نصرت الٰہی

محترم والد صاحب نے جنگ میں قحط کے دوران بچوں کو شکر قندی کھلا کر سلا دیا اور خود دونوں بھوکے رہ گئے اور دعا کرنے لگے کہ یا اللہ ہم نے بچوں سے وعدہ کیا ہے کہ صبح چاول کھلائیں گے۔ مگر یہاں تو کچھ بھی کھانے کو نہیں۔ اس لئے اے مسبب الاسباب تو ہی ہماری مدد فرما۔ اس دوران ہی زور سے دروازہ کھٹکا۔ جب پوچھا تو باہر سے آواز آئی عبدالرحمٰن۔ عبدالرحمٰن جماعت کے ایک ممبر تھے۔ دروازہ کھول کر ان سے پوچھا کہ کیا بات ہے کیونکہ جنگ کے دنوں میں بلیک آؤٹ تھا اس لئے محترم والد صاحب ان کو صحیح طرح نہ دیکھ سکے۔ انہوں نے کہا کہ خیال آیا ہے کہ مولوی صاحب کو چاول دے آؤں اور ایک تکیہ کا غلاف چاولوں سے بھرا ہوا پکڑا دیا۔ انہیں کہا کہ اندر آ جائیں تو جواب ملا کہ جلدی میں ہوں آپ یہ لے لیں۔ محترم والد صاحب نے شکریہ ادا کیا۔ اگلے جمعہ کو جب محترم والد صاحب نے عبدالرحمٰن صاحب کو تکیہ کا غلاف واپس کیا تو وہ حیرانی سے بولے کہ میں نے تو نہیں دیا۔ تو محترم والد صاحب نے انہیں یاد دلایا کہ ایسے رات کو آپ ہمیں اس غلاف میں چاول دے گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے کوئی چاول وغیرہ آپ کو نہیں دیئے اور اتنی رات گئے تو میں جنگ کے دنوں میں گھر سے بھی نہیں نکلتا۔

پریشانی سے نجات

ہماری چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ امۃ السلام کی پیدائش کے دنوں میں بہت پریشانی تھی اور پیسے بالکل نہیں تھے۔ اسی دوران خاکسار راقم الحروف کھیلتے کھیلتے کھڑکی تک پہنچا اور اس کے اوپر روشن دان میں بنے ہوئے ایک خفیہ دراز کو کھول ڈالا اور اس میں سے کافی رقم گلڈرز کرنسی کی شکل میں ملے اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے پریشانی دور کی۔ یاد رہے کہ یہ مکان جنگ کی وجہ سے ڈچ لوگ چھوڑ کر چلے گئے تھے۔

کافی راشن مل گیا

محترم والد صاحب گھر کے لئے راشن خریدنے بازار تشریف لے گئے لیکن جنگ کی وجہ سے دکانیں خالی ہو چکی تھیں۔ چلتے چلتے وہاں ایک سکھ سے ملاقات ہوئی جو بڑا تاجر تھا۔ اس نے کہا کہ آپ پنجابی بھائی لگتے ہو کیونکہ آپ کے لباس سے ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ پنجابی میں گفتگو کے دوران پوچھا کہ آپ یہاں کیسے آئے ہیں۔ محترم والد صاحب نے کہا کہ راشن لینے آیا ہوں۔ سکھ نے پنجابی میں کہا کہ یہاں آپ کو کچھ نہیں ملے گا۔ آپ میرے ساتھ چلیں۔ چنانچہ محترم والد صاحب کو گاڑی میں اپنے ساتھ لے گئے اور گودام سے کافی راشن محترم والد صاحب کے ساتھ بھجوایا۔ چنانچہ آپ نے اس میں تھوڑا حصہ رکھ کر باقی غرباء میں تقسیم کروا دیا۔ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے غیبی مدد تھی اور دونوں کی ایک زبان ہونے کا بھی اثر تھا۔

صدر سوئیکارنو سے ملاقات

1969ء میں محترم والد صاحب ربوہ سے انڈونیشیا روانہ ہوئے۔ وہاں پہنچے تو کسی معاند نے صدر سوئیکارنو کو اطلاع دی کہ آپ کے ملک میں ایک قادیانی مربی آپ کی رعایا کو گمراہ کرنے کے لئے آیا ہے۔ سیکرٹری سے کہا کہ کل ان سے ملاقات کرنے کا انتظام کیا جائے۔ محترم والد صاحب کی صدر سوئیکارنو سے ملاقات ہوئی اور اچھا اثر ہوا اور سیکرٹری سے کہا کہ گورنمنٹ کے آئندہ ہر بڑے Function میں مولوی صاحب کو دعوت نامہ بھیجا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے مزید دعوت الی اللہ کا راستہ کھول دیا اور جس نے شکایت کی تھی اس کو وارننگ دی گئی۔

یونیورسٹی میں لیکچر

سنگاپور کی یونیورسٹی کی طرف سے دین حق پر لیکچر دینے کے لئے دعوت نامہ محترم والد صاحب کے نام آتا تھا۔ یونیورسٹی کے ایک بڑے ہال میں طلباء کو لیکچر ایک گھنٹہ تک دیتے تھے۔

یونیورسٹی کا ایک کارندہ پہلے لیکچر کے معاوضے کا 200 ڈالر کا چیک لایا لیکن محترم والد صاحب نے وہ چیک واپس کر دیا۔ حضرت مصلح موعود نے اس عمل کو سراہا۔

2 دسمبر 1949ء کو محترم والد صاحب ربوہ سے سنگاپور کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ ربوہ سے جانے والے پہلے مربی تھے جن کو حضرت مصلح موعود نے بنفس نفیس ربوہ ریلوے سٹیشن پر تشریف لا کر اپنی دعاؤں سے الوداع فرمایا۔

سب سے زیادہ تازہ پانی کی جھیل

(بلحاظ رقبہ) جھیل سپیریر (Lake Superior) امریکہ و کینیڈا، رقبہ 82350 مربع کلو میٹر (امریکہ 53600 مربع کلو میٹر کینیڈا 28750 مربع کلو میٹر)

سولومن جزائر (Solomon Islands)

جو 1568ء میں دریافت ہوئے

سرکاری نام:
دولت مشترکہ سولومن جزائر
(Commonwealth of Solomon Islands)

وجہ تسمیہ:
اسے پیغمبر حضرت سلیمانؑ کے نام پر سولومن جزائر کا نام دیا گیا۔

محل وقوع:
اوشیانا۔ جنوبی بحرالکاہل

حدود اربعہ:
اس کے مغرب میں پاپوا نیوگنی اور جنوب مشرق میں وناؤتو واقع ہیں۔ جبکہ جزیرہ ہوائی اس سے 1800 میل جنوب مغرب میں واقع ہے۔

جغرافیائی صورتحال:
سولومن جزائر 30 جزیروں اور کچھ ٹاپوؤں Atolls پر مشتمل ہے۔ یہ آسٹریلیا کے شمال مشرق میں 1610 کلومیٹر کی دوری پر ہیں۔ بڑے جزیرے گواڈل کینال Guadalcanal، ملائٹا Malaita۔ نیوجارجیا۔ چوئی سیول Choiseul۔ سان کرسٹوبل San Cristobal۔ سانتا ازابیل Santa Isabel۔ ویلا لاویلا Vella La vella ہیں۔ جبکہ بیلونا Belonna۔ رینل Renell اور سانتا کروز Santa Cruz چھوٹے جزائر ہیں۔ بڑے جزیرے آتش فشانی چٹانوں سے بنے ہیں ان میں سرسبز جنگلات واقع ہیں۔ یہ جزیرے 140 سے 190 کلومیٹر لمبے اور 32 سے 48 کلومیٹر چوڑے ہیں۔ جزیروں کا یہ مجموعہ 900 میل تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ تمام جزیرے نہایت خوبصورت مناظر سے بھرپور ہیں۔ ساحل 5313 کلومیٹر دارالحکومت بڑے جزیرے گواڈل کینال پر واقع ہے۔

رقبہ:
28,370 مربع کلومیٹر

آبادی:
4 لاکھ 15 ہزار نفوس (1998ء)

دارالحکومت:
ہونیارا Honiara (35 ہزار)

بلند ترین مقام:
پوپومانا سیو (2331 میٹر)

بڑے شہر:
پاپارا Papara۔ گیزو Gizo۔ کیا Kia۔ بوآلا Buala۔ آیوکی Auki۔ کیرا کیرا Kirakira

سرکاری زبان:
انگریزی (پڈگن)

مذاہب:
عیسائی (اینگلیکن 35 فیصد۔ رومن کیتھولک 20 فیصد۔ ایوانگلیکل 25 فیصد)

اہم نسلی گروپ:
میلی نیشن 94 فیصد۔ پولی نیشین 4 فیصد۔ مائیکرونیشی۔ چینی۔ یورپی

یوم آزادی:
7 جولائی 1978ء

رکنیت اقوام متحدہ:
20 ستمبر 1978ء

کرنسی یونٹ:
سولومن ڈالر = 100 سینٹ (بینک آف سولومن آئی لینڈز)

انتظامی تقسیم:
7 صوبے ایک دارالحکومت

موسم:
گرم مرطوب لیکن سیاحوں کے لئے باعث کشش ہوتا ہے۔ بارش کی سالانہ اوسط 60 سے 200 انچ تک ہے۔

اہم زرعی پیداوار:
ناریل۔ لکڑی۔ چاول۔ کوکو۔ پام آئل۔ کچالو۔ کساوا۔ مونگ پھلی۔ پھل سبزیاں۔ گرم مصالحے۔ اناناس۔ کیلا۔

اہم صنعتیں:
سیاحت۔ ماہی گیری۔ مچھلی کی پیکنگ۔ فائبر گلاس۔ بیڑیاں۔ کپڑا۔ لکڑی کی کشتیاں۔ لکڑی کی مصنوعات

اہم معدنیات:
فاسفیٹ۔ سونا۔ چاندی۔ نکل۔ کرومائٹ۔ تانبا۔ مینگا نیز۔ باکسائٹ

مواصلات:
قومی فضائی کمپنی ''سولومن ایئرلائنز''۔ دارالحکومت سے آٹھ کلومیٹر کے فاصلے پر ہینڈرسن فیلڈ انٹرنیشنل ایئرپورٹ ہے۔

تاریخی پس منظر

سولومن جزائر میں آبادی کا آغاز 2 ہزار قبل مسیح میں ہوا۔ ریکارڈ کے مطابق پہلی آبادیاں گواڈل کینال۔ گاوا اور سانتا اینا میں قائم ہوئیں۔ بعض جغرافیہ دانوں کا خیال ہے کہ ان جزائر میں لوگ تین ہزار سال قبل نیوگنی سے آ کر آباد ہوئے۔

سولومن جزائر کو سب سے پہلے 1568ء میں ہسپانوی جہازراں الوارو ڈی مینڈانا ڈی نائرا نے دریافت کیا۔ اس نے ان جزیروں کو Islaas De Solomon کا نام دیا کیونکہ اسے یقین تھا کہ حضرت سلیمانؑ کی سونے کی کانیں یہیں ہیں۔ شمال کے جزیروں کا گروپ 1768ء میں لوئس انتوئین ڈی بوگینویل نے دریافت کیا۔ 1595ء میں مینڈانا نے یہاں کالونی قائم کرنے کی کوشش کی۔ دوسری کوشش 1606ء میں ہوئی لیکن ہسپانوی یہاں آباد ہونے میں ناکام رہے۔

ہسپانویوں کے بعد ولندیزی، فرانسیسی اور برطانوی مہم جوئی کے لئے ان جزیروں میں آئے۔ 1788ء میں دو فرانسیسی بحری جہاز Bossole اور Astrolabe وینکوور کے قریب چٹانوں سے ٹکرا کر تباہ ہو گئے۔ ان میں پہلا 1826ء اور دوسرا 1962ء میں سمندر سے دریافت ہوا۔ 1788ء میں انگریزوں نے سڈنی آسٹریلیا سے آبادکاری کا آغاز کیا۔

1840ء کی دہائی میں رومن کیتھولک مشنری آئے لیکن یہ ناکام ہوئے۔ 1850ء کی دہائی میں اینگلیکن مشنریوں نے اپنے کام کا آغاز کیا اور یہ علاقے میں اپنے قدم جمانے میں کامیاب ہو گئے۔

1870ء سے 1911ء تک یورپی سامراجیوں نے تقریباً 30 ہزار مقامی باشندوں کو جبری بھرتی کیا اور ان کو فجی اور کوئنز لینڈ (آسٹریلیا) میں کھیتوں میں کام کرنے کے لئے لے جایا گیا۔ ان میں بے شمار لوگ بیماریوں اور تشدد سے ہلاک ہو گئے۔

1885ء میں جرمنوں نے شمالی سولومن پر اپنا کنٹرول وسیع کیا جبکہ 1889ء میں برطانیہ نے اپنا اثرورسوخ بڑھانا شروع کیا۔ 1900ء میں جرمنی نے یہ جزائر منتقل کر دیئے۔ بیوکا Buka اور بوگینویل Bougainville برطانیہ کو دے دیئے گئے۔ 1893ء میں برطانیہ نے وسطی اور جنوبی سولومن کو اپنا زیر حفاظت علاقہ قرار دے دیا۔ 1886ء میں برطانیہ اور جرمنی نے سولومن جزائر کو آپس میں تقسیم کر لیا لیکن 1899ء میں جرمنی نے شمالی جزائر بیوکا اور بیوگینویل بھی برطانیہ کو دے دیئے۔

1896ء میں اسے برطانوی کالونی کا درجہ دیا گیا چنانچہ برطانیہ کی نوآبادکاری حکمرانی کا آغاز ہوا۔ 1905ء میں ان جزائر پر وسیع پیمانے پر کاشت کاری کا آغاز ہوا۔

پہلی جنگ عظیم کے آغاز پر 1914ء میں آسٹریلیا نے جرمن سولومن پر قبضہ کر لیا۔ جنگ کے بعد 1920ء میں لیگ آف نیشنز نے دو شمالی جزیرے آسٹریلیا کی تولیت میں دے دیئے۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران 23 جنوری 1942ء کو جاپانی فوجوں نے سولومن جزائر پر قبضہ کر لیا۔ جنگ کے دوران یہ جزیرے اتحادیوں کے اڈے بنے رہے۔ 7 اگست 1942ء کو امریکہ نے گواڈال کینال جزیرے پر اپنی فوجیں اتار دیں۔ علاقے میں سخت لڑائی ہوئی اور 20 ہزار افراد ہلاک ہوئے۔ 15 فروری 1944ء کو امریکی فوجوں نے جزائر سولومن کو جاپانیوں سے آزاد کرا لیا۔ 1945ء میں اتحادی فوجیں یہاں سے چلی گئیں۔

1946ء سے 1950ء تک ایک تحریک آزادی (مارچنگ رول) نے شہرت حاصل کی۔ 1953ء میں مقامی سرداروں کے مطالبہ پر برطانیہ نے اسے آزادی دینے کا منصوبہ بنایا۔ 1964ء میں یہاں پہلے انتخابات ہوئے۔ 1970ء میں برطانیہ نے اسے نیا آئین دیا۔ جس میں مقامی نمائندوں کی کونسلیں قائم ہوئیں۔

1971ء میں ''یونیورسٹی آف ساؤتھ پیسفک'' کا افتتاح ہوا۔ 1974ء میں ایک دوسرا آئین نافذ ہوا۔ جس میں گورنر اور قانون ساز کونسل کا انتخاب عمل میں آیا۔ اس کونسل میں مقامی نمائندگی میں اضافہ کر دیا گیا۔ 1975ء میں آسٹریلیا کے زیر انتظام سولومن ''پاپوا نیوگنی'' کے نام سے آزاد ہو گیا۔

2 جنوری 1976ء کو برطانوی سولومن کو داخلی حکومت وخودمختاری دے دی گئی تو ''سولومن آئی لینڈ یونائٹڈ پارٹی'' (SIUPA) کے لیڈر پیٹر کینی لوریا Peter Kenilorea وزیراعلیٰ منتخب ہوئے۔ 18 نومبر 1977ء کو ملکہ برطانیہ ایلزبتھ کی منظوری سے ملک کا قومی پرچم رائج ہوا۔ 7 جولائی 1978ء کو سولومن جزائر کے نام سے ایک آزاد ریاست معرض وجود میں آئی۔

7 جولائی 1978ء کو ہی ملک کا آئین نافذ ہوا۔ پیٹر کینی لوریا پہلے وزیراعظم اور جارج لیپنگ پہلے گورنر جنرل منتخب ہوئے۔ ملک کو آئینی بادشاہت کا درجہ دیا گیا۔ جہاں پارلیمانی طرز حکومت قائم تھا۔ 1981ء میں پیپلز پروگریسو پارٹی (PPP) کے لیڈر سولومن مامالونی Solomon Mamaloni وزیراعظم منتخب ہوئے۔ 1984ء میں عام انتخابات ہوئے۔ (Siupa) نے 13 نشستیں حاصل کیں جبکہ اپوزیشن جماعت ''پیپلز الائنس پارٹی'' (PAP) نے 12 سیٹیں جیتیں۔ چنانچہ پیٹر کینی لوریا (پ 1943ء) مخلوط حکومت کے وزیراعظم بنے۔

دسمبر 1986ء میں وزیراعظم کینی لوریا پر الزام لگایا گیا کہ اس نے فرانسیسی امداد کے 47 ہزار ڈالر اپنے گاؤں (ملائیٹا صوبہ) کی مرمت پر خرچ کئے ہیں جو کہ مئی 1986ء میں سمندری طوفان سے تباہ ہو گیا تھا۔ اس الزام کے بعد وزیراعظم نے استعفیٰ دے دیا۔ چنانچہ (Siupa) کے ہی رکن ازکائیل آلیبوآ Ezekiel Alebua (پ 1947ء) نے وزارت عظمیٰ سنبھالی۔ فروری 1988ء میں پیٹر کینی لوریا کو نائب وزیراعظم مقرر کر دیا گیا۔

1989ء کے عام انتخابات میں ماما لونی کی جماعت نے کامیابی حاصل کی لیکن یہ اکثریت حاصل نہ کرسکا۔ چنانچہ 28 مارچ 1989ء کو سولومن ماما لونی (پ1943ء) مخلوط حکومت کے وزیراعظم بنے۔ اس حکومت نے وعدہ کیا کہ آئینی اصلاحات نافذ کرکے ملک کو جمہوریہ کا درجہ دے دیا گیا اور بیرونی اثر ونفوذ کو کم کیا جائے گا۔

اکتوبر 1990ء میں ماما لونی نے حکمران جماعت (PAP) کی سربراہی سے استعفیٰ دے دیا۔ بعد ازاں ماما لونی نے ایک نئی جماعت ''گروپ فار نیشنل یونٹی'' (GUN) تشکیل دی۔ مئی 1993ء کے عام انتخابات میں ماما لونی نے کچھ سیٹیں حاصل کیں لیکن یہ حکومت بنانے کے قابل نہ تھا۔ چنانچہ ایک آزاد سیاست دان فرانسس بلی ہلی Francis Billy Hilly وزیراعظم منتخب ہوگئے۔

جون 1994ء میں موسیس پیٹا کا ملک کے گورنر جنرل بنے۔ اسی سال حکومت پھر تبدیل ہوئی۔ 31/اکتوبر 1994ء کو وزیراعظم فرانسیس نے استعفیٰ دے دیا۔ 7 نومبر کو سولومن ماما لونی تیسری دفعہ وزیراعظم بن گئے۔

6/اگست 1997ء کے عام انتخابات میں بارتھولمیولوفا آلو Bartholomew Ulufa Alu وزیراعظم منتخب ہوگئے۔

5 جون 2000ء کو مسلح باغیوں نے حکومت کا تختہ الٹ کر وزیراعظم اور گورنر جنرل فادر جان لیپلی کو یرغمال بنالیا۔ مالائیٹا ایگلز فورس (MEF) علیحدگی پسند تنظیم کے گوریلوں نے وزیراعظم کو گھر میں یرغمال بنا کر دارالحکومت کے اہم مقامات پر قبضہ کرلیا۔ ان باغیوں کی قیادت ہونیارا کا ایک قانون دان ایڈریونوی کررہا تھا۔ ملک میں گزشتہ 18 ماہ سے دو باغی گروپوں (MEF) اور ''ایزاٹا بوفریڈم موومنٹ'' (IFM) کے مابین لڑائی جاری تھی۔ بغاوت کے بعد پورے ملک کا رابطہ دنیا سے منقطع ہوگیا۔ 6 جون کو وزیراعظم نے ملک کو خانہ جنگی سے بچانے کے لئے استعفیٰ دینے پر رضا مندی کردی۔ 13 جون کو وزیراعظم نے باضابطہ استعفیٰ دے دیا۔ 30 جون کو پارلیمنٹ نے اپوزیشن لیڈر مناسیح سوگاوارے Mannasseh Sogavare کو وزیراعظم منتخب کرلیا۔

13 جنوری 2000ء کو سابق وزیراعظم سولومن ماما لونی انتقال کرگئے۔

طرز حکومت

سولومن جزائر ایک آئینی بادشاہت ہے جہاں پارلیمانی طرز حکومت قائم ہے۔ ملکہ برطانیہ ریاست کی سربراہ مملکت (ہیڈ آف سٹیٹ) اور مسلح افواج کی کمانڈرانچیف ہے۔ اس کی نمائندگی گورنر جنرل کرتا ہے جو کہ سولومن جزائر کا باشندہ ہوگا۔

حکومت کا سربراہ اور چیف ایگزیکٹو وزیراعظم ہے جو کہ پارلیمنٹ میں اکثریتی پارٹی کا لیڈر ہوتا ہے۔ کابینہ کے آٹھ ارکان کی نامزدگی وزیراعظم کرتا ہے۔ ''قومی ترانہ God Save Our Solomon is'' ہے۔

قانون سازی کا اختیار 47 رکنی پارلیمنٹ کو حاصل ہے ان کا انتخاب عوام چار سال کے لئے کرتے ہیں۔

دوسری جنگ عظیم کے بعد 1945ء میں گواڈل کینال کے شمالی ساحل پر نئے دارالحکومت ہونیارا کی تعمیر شروع ہوئی۔ اس سے پہلے دارالحکومت تولاگی Tulagi کو جاپانیوں نے تباہ وبرباد کردیا تھا۔

وزراء اعظم

1۔ پیٹر کینی لوریا (Peter Kenilorea)
7 جولائی 1978ء-1982ء

2۔ سولومن ماما لونی (Solomon Mamaloni)
1982ء-1984ء

3۔ پیٹر کینی لوریا (Peter Kenilorea)
1984ء- دسمبر 1986ء

4۔ ازکائیل آلیبوآ (Ezekiel Alebua)
دسمبر 1986ء-27 مارچ 1989ء

5۔ سولومن ماما لونی (Solomon Mamaloni)
28 مارچ 1989ء- مئی 1993ء

6۔ فرانسس بلی ہلی (Francis Billy Hilly)
مئی 1993ء-31/اکتوبر 1994ء

7۔ سولومن ماما لونی (Solomon Mamaloni)
7 نومبر 1994ء-6/اگست 1997ء

8۔ بارتھولمیو یوفا آلو (Bartholomew Ulufalu)
اگست 1997ء-13 جون 2000ء

9۔ مناسیح سوگاوارے (Mannasseh Sogavare)
30 جون 2000ء

شیشے کے بنیادی اجزا ریت، سوڈا اور چونا ہیں

تقریباً 5 ہزار سال قبل انسان نے شیشے سے چھوٹی چھوٹی چیزیں بنائیں

شیشہ ٹھوس، مضبوط اور شفاف ہوتا ہے۔ اس کے آر پار بآسانی دیکھا جاسکتا ہے۔ شیشے پر ہوا، مٹی اور پانی وغیرہ کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ ان خوبیوں کی بنا پر شیشہ ایک انتہائی مفید مادہ ہے۔ کھڑکیوں میں لگایا جانے والا شیشہ سورج کی روشنی کو اندر آنے دیتا ہے لیکن سرد ہواؤں کو کمرے میں داخل نہیں ہونے دیتا۔ پانی اور مشروبات پینے کے لئے شیشے کے گلاس استعمال کئے جاتے ہیں اور شیشے کے جاروں میں اچار اور مربے وغیرہ رکھے جاتے ہیں۔ نظر کی کمزوری کی صورت میں نظر کے چشمے استعمال کئے جاتے ہیں جو نظر کو مزید کمزور نہیں ہونے دیتے۔ ان چشموں کے عدسے شیشے سے بنے ہوتے ہیں۔ شیشے کے عدسوں سے خلا میں انتہائی دور واقع ستاروں اور ننھے سے ننھے جانداروں کو بڑا کرکے دیکھا جاسکتا ہے جو خالی آنکھ سے نظر نہیں آتے۔ شیشے کا ہماری زندگی میں بڑا عمل دخل ہے۔ شاید اس کی سب سے بڑی وجہ اس کے اجزائے ترکیبی کی بکثرت دستیابی اور ارزانی ہے۔ شیشے کے بنیادی اجزاء ریت، سوڈا اور چونا ہیں۔

ابتدائی شیشہ گری

قدرتی طور پر شیشہ لاکھوں سالوں سے بن رہا ہے۔ بعض اوقات آسمانی بجلی کی کوند ریت پر پڑنے سے ریت پگھل کر شیشے کی نلیوں کی شکل اختیار کرجاتی ہے۔ جب کوئی آتش فشاں پھٹتا ہے تو اس میں سے پگھلی ہوئی چٹانیں اور ریت ایک آمیزے کی شکل میں زبردست دھماکے کے ساتھ باہر نکلتی ہیں۔ یہ مواد ٹھنڈا ہوکر ایک قسم کا شیشہ نما پتھر بناتا ہے جو برکانی شیشہ (Obsidian) کہلاتا ہے۔ پتھر کے زمانے کے لوگ جانوروں کا شکار کرنے کے لئے اپنے نیزوں کے نوک دار سرے اور چاقوؤں کے پھل برکانی شیشے ہی سے بنایا کرتے تھے۔ یہ اس زمانے کی بات ہے جب انسان نے شیشہ گری نہیں سیکھی تھی۔ شیشہ گری کا آغاز غالباً کئی ہزار سال قبل اتفاقیہ طور پر ہوا۔ شیشہ گری سے متعلق ایک قصہ یہ بھی ہے کہ ایک بار ملک شام میں تاجروں کے ایک گروہ نے ریتلے ساحل پر قیام کرنے کے لئے اپنے خیمے لگائے۔ انہوں نے اپنے کھانا پکانے والے برتنوں کو سوڈیم کاربونیٹ کے ڈھیلوں کے سہارے الاؤ کے اوپر رکھا (سوڈیم کاربونیٹ ایک الکلی Alkali ہے) اگلی صبح جب الاؤ ٹھنڈا ہوا تو انہوں نے دیکھا کہ حرارت اور الکلی کے عمل سے کچھ ریت پگھل کر شیشے کے ڈھیلوں کی شکل اختیار کرچکی تھی۔ شیشہ گری کی ابتداء کے متعلق یہ محض ایک قصہ ہے لیکن عین ممکن ہے کہ کچھ ایسا ہی ہوا ہو۔ انسان نے سب سے پہلے شیشہ موتیوں اور دانوں وغیرہ پر ایک چمکدار تہ چڑھانے کے لئے تیار کیا۔ مصر میں 6,000 سال قبل لوگ سنگ صابون (Soapstone) کے دانوں پر شیشہ چڑھا کر انہیں ملائم اور چمکدار بناتے تھے۔ تقریباً 4500 سال قبل کے انسان نے شیشے سے چھوٹی چھوٹی چیزیں بنانا شروع کردی تھیں۔ اس کے تقریباً 1000 سال بعد شیشے سے برتن بننا شروع ہوئے۔

شیشے کی ایجاد کو فونیشیوں سے منسوب کیا جاتا ہے۔ تاہم قدیم مصر کے لوگ بھی اس سے واقف تھے۔ اطالوی شہر وینس قرون وسطیٰ میں شیشہ گری کی صنعت کے لئے بہت مشہور تھا۔ سترھویں صدی عیسوی میں اس صنعت کا مرکز بوہیمیا بن گیا۔ برصغیر پاک وہند میں انگریزوں کی آمد سے قبل بھی شیشہ گری کی صنعت موجود تھی اور بھارتی شہر نگینہ اس کا مرکز تھا۔ پاکستان میں شیشہ سازی کے کارخانے جہلم، گکھڑ، لاہور، ملتان اور حیدرآباد میں قائم ہیں۔

سب سے پہلے شیشے کے برتن بنانے کا طریقہ یہ تھا کہ چکنی مٹی سے بنائے گئے سانچے یا برتن کو پگھلے ہوئے شیشے میں ڈبو دیا جاتا تھا۔ پہلی صدی قبل مسیح کے لگ بھگ کاریگر شیشے سے برتن بنانے کا نسبتاً تیز طریقہ سیکھ چکے تھے۔ وہ ٹافی کی طرح نرم، پگھلے ہوئے شیشے کا ایک ڈلا کسی لمبی نالی کے سرے پر لگا کر اس کے دوسرے سرے پر زور سے پھونک مارتے تھے۔ اس طرح پگھلے ہوئے شیشے سے بلبلے کی طرح ایک گولا سا بن جاتا تھا۔ نالی کو بل دینے سے شیشے کے گولے پر کوئی خم وغیرہ نہیں پڑتا تھا۔ بعد میں شیشے کے اس گولے کو پانی میں ڈبو کر ٹھنڈا کرلیا جاتا تھا۔ اس طرح کاریگر شیشے سے برتن تیار کرتے تھے۔

جدید شیشہ گری

آج کے دور میں شیشہ گری کے بہت سے طریقے ایجاد ہوچکے ہیں۔ زیادہ تر شیشہ کارخانوں میں بڑے پیمانے پر تیار کیا جاتا ہے۔ کارخانوں میں شیشے کے مرتبان یا برتن وغیرہ بنانے کے لئے خام مال ایک بہت بڑی بھٹی میں ڈال دیا جاتا ہے۔ اس بھٹی میں سے پگھلا ہوا شیشہ ایک رواں دھار کی شکل میں نکلتا ہوا سانچوں میں پہنچتا ہے۔ جہاں دباؤ کے تحت شیشہ خود بخود سانچے کے ہر خالی حصے میں پہنچ جاتا ہے۔ اس کے بعد اس سانچے میں ڈھالے گئے شیشے کو آہستہ آہستہ ٹھنڈا کرلیا جاتا ہے۔ اس دوران ڈھلا ہوا شیشہ ایک کنویئر بیلٹ (Conveyor Belt) کے اوپر چلتا ہے۔ شیشے کے برتنوں کو آہستہ آہستہ ٹھنڈا کرنے سے ان کے ٹوٹنے کا خطرہ نہیں رہتا۔

کارخانوں میں ہر طرح کا شیشہ تیار کیا جاتا ہے۔ مختلف مقاصد کے لئے موزوں شیشہ بنانے کے لئے اس میں مخصوص اجزاء شامل کئے جاتے ہیں۔ شیشے میں لیڈ آکسائیڈ شامل کرنے سے یہ انتہائی چمکدار بن جاتا ہے۔ اسی لئے لیڈ آکسائیڈ ملے شیشے سے خوبصورت گلاس بنائے جاتے ہیں۔ باورچی خانے میں استعمال ہونے والے شیشے کے برتنوں کو فوری ٹھنڈک یا حرارت کے اثر سے ٹوٹنے سے بچانے کے لئے ان کے شیشے میں بورک آکسائیڈ شامل کیا جاتا ہے۔ شیشے میں کوبالٹ آکسائیڈ شامل کرنے سے اس کا رنگ گہرا نیلا ہوجاتا ہے۔ اس قسم کا رنگ دار شیشہ گھروں میں کھڑکیوں پر لگانے اور دیگر آرائشی کاموں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

شیشے کا استعمال بہت وسیع ہے۔ اس سے

(باقی صفحہ 11 پر)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 64106 میں منصور احمد امیرالدین

ولد عیسیٰ امیرالدین پیشہ پنشنر عمر 68 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماریشس بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 28-5-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ بینک بیلنس -/122056 روپے۔ 2۔ مکان مالیتی -/1000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4200 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور -/50400 روپے سالانہ آمد از جائیداد سالانہ آمدازائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد منصور امیرالدین گواہ شد نمبر 1 Mumtoz Issa Nobee گواہ شد نمبر 2 Zealally

مسل نمبر 64107 میں

Tariq Ahmad Dreepaul

ولد Basheer Ahmad Dreepaul پیشہ ملازمت عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماریشس بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 27-3-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Tariq Ahmad Dreepaul گواہ شد نمبر 1 Rechad Ahmad Baboony گواہ شد نمبر 2 عطاء العلیم بٹ

مسل نمبر 64108 میں Bahru ddin

ولد Engkos Kosasih پیشہ فارمر عمر 70 سال بیعت 1970ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 8-12-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ رائس فیلڈ برقبہ 1400 مربع میٹر مالیتی -/RP1000000۔ 2۔ رائس فیلڈ برقبہ 2100 مربع میٹر مالیتی -/RP450000۔ 3۔ زمین برقبہ 980 مربع میٹر مالیتی -/RP700000۔ 4۔ زمین برقبہ 420 مربع میٹر مالیتی -/RP1500000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150000 روپے ماہوار بصورت فارم مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/1000000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Bahruddin گواہ شد نمبر 1 Munir Ahmad گواہ شد نمبر 2 Eem Sujana

مسل نمبر 64109 میں

Adin Nasir Achmad

ولد Umang Syarit.M پیشہ کاروبار عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 29-5-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/RP3360000 ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Adin Nasir Achmad گواہ شد نمبر 1 Nur Asikin گواہ شد نمبر 2 Abdul Rauf

مسل نمبر 64110 میں

Opik Abdurrafiq

ولد Uwos Achmad R پیشہ کاروبار عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 29-5-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زمین برقبہ 200 مربع میٹر مالیتی -/RP100000000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/RP3000000 ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Opik Abdurrafiq گواہ شد نمبر 1 Ir.Pipip Sumarto گواہ شد نمبر 2 Z.Sumantri

مسل نمبر 64111 میں Ega Ismar

ولد Prayitno پیشہ لیبر عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 13-1-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/RP400000 ماہوار بصورت لیبر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Ega Ismar Ahmad گواہ شد نمبر 1 Drs Rafiq گواہ شد نمبر 2 Zaini Tanjung

مسل نمبر 64112 میں

Solch Abdul Gofur

ولد Ajiji پیشہ لیبر عمر 61 سال بیعت 1964ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 5-11-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زمین برقبہ 252 مربع میٹر مالیتی -/RP5400000۔ 2۔ رائس فیلڈ برقبہ 588 مربع میٹر مالیتی -/RP8400000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/RP200000 ماہوار بصورت لیبر مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/RP1000000 سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Solch Abdul Gofur گواہ شد نمبر 1 Munir Ahmad گواہ شد نمبر 2 Udin Nurdin

مسل نمبر 64113 میں Popon

زوجہ Muslim پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت 1987ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 28-10-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر ادا شدہ -/RP300000۔ 2۔ مکان برقبہ 56 مربع میٹر مالیتی -/RP12000000۔ 3۔ زمین برقبہ 1260 مربع میٹر مالیتی -/RP4500000۔ 4۔ زمین برقبہ 560 مربع میٹر مالیتی -/RP2000000۔ 5۔ رائس فیلڈ برقبہ 504 مربع میٹر مالیتی -/RP3600000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/RP100000 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/RP1000000 سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Popon گواہ شد نمبر 1 Munir Ahmad گواہ شد نمبر 2 Muslim Hidayat

مسل نمبر 64114 میں OyO

ولد Sohri پیشہ فارمر/لیبر عمر 63 سال بیعت 1960ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 8-12-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ رائس فیلڈ برقبہ 2100 مربع میٹر مالیتی -/RP15000000۔ 2۔ زمین فیلڈ برقبہ 210 مربع

میٹر مالیتی -/RP300000۔ 3 ۔ رائس فیلڈ برقبہ 560 مربع میٹر مالیتی-/RP4000000۔ اس وقت مجھے مبلغ-/RP150000 ماہوار بصورت لیبر مل رہے ہیں۔اور مبلغ-/RP1000000 سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد Oyo گواہ شد نمبر 1 منیر احمد گواہ شد نمبر Wawan Sohar Ahmad2

مسل نمبر 64115 میں Osad

ولد Juhanta پیشہ لیبر عمر 46 سال بیعت 1980ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 05-11-5 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زمین برقبہ 1 4 0 مربع میٹر مالیتی -/RP3000000۔ 2۔ زمین برقبہ 98 مربع میٹر مالیتی-/RP2100000۔3۔زمین برقبہ 490 مربع میٹر مالیتی -/RP3500000۔ 4۔ زمین برقبہ 490 مربع میٹر مالیتی-/RP1750000۔5۔زمین برقبہ 140 مربع میٹر مالیتی -/RP500000۔اس وقت مجھے مبلغ-/RP150000 ماہوار بصورت لیبر مل رہے ہیں۔اور مبلغ-/RP1000000 سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد Osad گواہ شد نمبر 1 منیر احمد گواہ شد نمبر 2 Muslim Hidayat

مسل نمبر 64116 میں Oyoh

زوجہ Enju پیشہ خانہ داری عمر 63 سال بیعت 1956ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 05-1-28 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر ادا شدہ -/RP50000۔ 2۔مکان برقبہ 33 مربع میٹر مالیتی -/RP4500000۔ 3۔زمین برقبہ 4200 مربع میٹر مالیتی -/RP1500000۔ 4۔ زمین برقبہ 12205 مربع میٹر مالیتی -/RP8750000۔ 5۔ رائس فیلڈ برقبہ 2 1 0 مربع میٹر مالیتی -/RP3000000۔ 6۔ رائس فیلڈ برقبہ 140 مربع میٹر مالیتی -/RP5000000۔اس وقت مجھے مبلغ -/RP50000 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔اور مبلغ-/RP1000000 سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ Oyoh گواہ شد نمبر 1 Enju گواہ شد نمبر 2 منیر احمد

مسل نمبر 64117 میں Nonoh

زوجہ Solih Hidayat پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت 1975ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 05-11-19 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر ادا شدہ -/RP100000۔ 2۔ مکان برقبہ 67 مربع میٹر مالیتی-/RP5000000۔ 3۔ رائس فیلڈ برقبہ 280 مربع میٹر مالیتی-/RP2000000۔4۔ زمین فیلڈز برقبہ 126 مربع میٹر مالیتی -/RP2700000۔اس وقت مجھے مبلغ-/RP100000 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/RP1000000 سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ Nonoh گواہ شد نمبر 1 منیر احمد گواہ شد نمبر Solih Hidayat 2

مسل نمبر 64118 میں Eni Syaidah

زوجہ Oing.S پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 05-10-28 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر ادا شدہ -/RP200000۔ 2۔ زمین برقبہ 700 مربع میٹر مالیتی -/RP185000۔ 3 مکان برقبہ 133 مربع میٹر مالیتی-/RP3100000۔ 4۔ طلائی زیور 1.5 مالیتی -/RP150000۔اس وقت مجھے مبلغ -/RP150000 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ Eni Syaidah گواہ شد نمبر 1 منیر احمد گواہ شد نمبر Oing.S2

مسل نمبر 64119 میں Enju

ولد Darmiji پیشہ فارمر عمر 72 سال بیعت 1956ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 05-12-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زمین برقبہ 1 1 2 مربع میٹر مالیتی -/RP800000۔2۔زمین برقبہ 122.5 مربع میٹر مالیتی-/RP875000۔ 3۔ زمین برقبہ 140 مربع میٹر مالیتی -/RP3000000۔اس وقت مجھے مبلغ -/RP100000 ماہوار بصورت فارمر، لیبر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد Enju گواہ شد نمبر 1 منیر احمد گواہ شد نمبر 2 Muslih

مسل نمبر 64120 میں Cicih

زوجہ Osad پیشہ فارمر عمر 52 سال بیعت 1972ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 05-10-22 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔حق مہر ادا شدہ-/RP100000۔2۔ زمین برقبہ 140 مربع میٹر مالیتی -/RP3000000۔ 3۔Fishpond 98 مربع میر -/RP2100000۔ 4۔زمین برقبہ 140 مربع میٹر مالیتی-/RP210000۔ 5۔ رائس فیلڈ برقبہ 2 8 0 مربع میٹر مالیتی -/RP3000000۔ 6۔ مکان برقبہ 43 مربع میٹر مالیتی -/RP3000000۔اس وقت مجھے مبلغ -/RP100000 ماہوار بصورت فارمر مل رہے ہیں۔اور مبلغ-/RP1000000 سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ Cicih گواہ شد نمبر 1 منیر احمد گواہ شد نمبر 2 OSad

مسل نمبر 64121 میں

Rieza Rafuq Ahmad

ولد Syahril Idris پیشہ کاروبار عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 06-2-16 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/RP1500000 ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Rieza Rafiq Ahmad گواہ شد نمبر Basahri Tarmudi1 گواہ شد نمبر 2 Syahril Idris

مسل نمبر 64122 میں

Salinawati @ Salmana

زوجہ Abdul Razaq پیشہ............ عمر 31 سال بیعت 2000ء ساکن ملائیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ .... میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان مالیتی -/RM46300۔اس وقت مجھے مبلغ -/RP3200 ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ

تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ Salmana Salinawati @ گواہ شد نمبر 1 Mulyadi گواہ شد نمبر 2 abd.Razaq Ahmad

مسل نمبر 64123 میں Tayyibah Kyas

بنت Muchlis Kyas پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ملائیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-3-23 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ RM150/- ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ Tayyibah Kyas گواہ شد نمبر1 Ismail گواہ شد نمبر2 Muchlis Ilyas

مسل نمبر 64124 میں نوید الاسلام

ولد عبدالباسط پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ملائیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-3-23 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ موٹر سائیکل مالیتی RP4500/-۔ اس وقت مجھے مبلغ RP300/- ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نوید الاسلام گواہ شد نمبر 1 Miljuan گواہ شد نمبر2 Mulyadi Ahmad

مسل نمبر 64125 میں عبدالعلیم احمد

ولد Jahari پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ملائیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-3-23 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ RM150/- ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عبدالعلیم احمد گواہ شد نمبر 1 عبدالعزیز گواہ شد نمبر 2 Asmah

مسل نمبر 64126 میں Abdul Azizam

ولد Mitjini پیشہ مشنری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ملائیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-11-22 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ RP550/- ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Abdul Azizam گواہ شد نمبر 1 Ainul Yakim گواہ شد نمبر 2 Fara Zareena Bashir Ahmad

مسل نمبر 64127 میں Jahari

ولد Abdul Wahab پیشہ کاروبار عمر 59 سال بیعت 1960ء ساکن ملائیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 05-2-6 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان واقع برقبہ 20x40 ملائیشیا مالیتی RM60000/-۔ 2۔ مکان برقبہ 80x50 مالیتی RM80000/-۔ 3۔ مکان برقبہ 70x20 مالیتی RM35000/-۔ 4۔ دوکان مالیتی RM80000/-۔ 5۔ کار مالیتی RM10000/-۔ 7۔ بس مالیتی RM6000/-۔ اس وقت مجھے مبلغ RM3000/- ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Jahari گواہ شد نمبر 1 Nadaus Salam گواہ شد نمبر 2 Mulyadi Ahmad

مسل نمبر 64128 میں Koin Abdul Karim

ولد Koni Sidiki پیشہ مشنری عمر 38 سال بیعت 1987ء ساکن آئیوری کوسٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-9-3 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ Fefa31250/- ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Kono Abdul Karim گواہ شد نمبر1 Rizwan Ahmad گواہ شد نمبر 2 وسیم احمد ظفر

مسل نمبر 64129 میں Kone Muhammad

ولد Koni Abdul Karim پیشہ مشنری 27 سال بیعت 05-9-3 ساکن آئیوری کوسٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-9-3 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی رقبہ 5 ہیکٹر مالیتی Fefa5000000/-۔ اس وقت مجھے مبلغ Fefa25000/- ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Kone Muhammad گواہ شد نمبر 1 رضوان احمد گواہ شد نمبر 2 وسیم احمد

مسل نمبر 64130 میں Tano Abo Kouame

ولد Abo Tano Kobenan قوم Gov پیشہ Ban Que عمر 29 سال بیعت 1993ء ساکن آئیوری کوسٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-10-13 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ Fefa100000/- ماہوار .... مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Tano Abo Kouame گواہ شد نمبر 1 Abdu.K.Abdoulayc گواہ شد نمبر 2 Abdoul.R.Anwar

مسل نمبر 64131 میں Serifou Gaoussou

ولد Karamoro پیشہ .... عمر 66 سال بیعت 1975ء ساکن آئیوری کوسٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-8-16 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ Fefa25000/- روپے ماہوار .... مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Serifou Gaoussou گواہ شد نمبر1 Moussa Boite گواہ شد نمبر 2 Cisse Sedou

مسل نمبر 64132 میں Mamodou Albka Balde

ولد Oumaron Balote قوم Prine پیشہ ملازمت عمر 35 سال بیعت 1998ء ساکن آئیوری کوسٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-6-18 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ Cefa75000/- ماہوار .... مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Mamadou Albka Balde گواہ شد نمبر 1 Kore Biaka گواہ شد نمبر2 رفیع احمد

مسل نمبر 64133 میں Sorey Aboubakar

ولد Suleymane پیشہ مشنری عمر 33 سال بیعت 2004ء ساکن آئیوری کوسٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-8-24 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و

غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ Refa40000/- ماہوار بصورت مشتری مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد Sorey Aboubakar گواہ شد نمبر 1 رفیع احمد تبسم گواہ شد نمبر 2 Louc Saydou

مسل نمبر 64134 میں

Troarc Abdul Aizz

ولد Troare Abdul Kassm پیشہ مشتری عمر 23 سال بیعت 1998ء ساکن آئیوری کوسٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 3-9-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ Fefa25000/- ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد Troare Abdul Aziz گواہ شد نمبر 1 رضوان احمد گواہ شد نمبر 2 وسیم احمد ظفر

مسل نمبر 64135 میں Koni Issara

ولد Koni Adama پیشہ مشتری عمر 26 سال بیعت 1998ء ساکن آئیوری کوسٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 12-6-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ Fefa53000/- ماہوار بصورت مشتری مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد Koni Issara گواہ شد نمبر 1 منیر احمد گواہ شد نمبر 2 وسیم احمد

مسل نمبر 64136 میں

Camara Bakary

ولد Baba Kamara پیشہ Macon عمر 67 سال بیعت 2005ء ساکن آئیوری کوسٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 5-7-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ Fefa66000/- ماہوار بصورت Macon مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد Camara Bakary گواہ شد نمبر 1 منیر احمد گواہ شد نمبر 2 وسیم احمد

مسل نمبر 64137 میں خضر حیات جھول

ولد محمد بخش جھول قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2-9-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 500/- یورو ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد خضر حیات جھول گواہ شد نمبر 1 بلال احمد جھول ولد نذیر احمد جھول گواہ شد نمبر 2 منصور احمد ولد ارشاد علی

مسل نمبر 64138 میں قدسیہ اعوان

زوجہ انور اعوان قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-1-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔طلائی زیور 379 گرام مالیتی 3411/- یورو ۔ 2۔حق مہر بذمہ خاوند 4000/- یورو۔ اس وقت مجھے مبلغ 80/- یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ قدسیہ اعوان گواہ شد نمبر 1 محمد انور اعوان خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 ملک امتیاز الحق خان ولد ملک انوار الحق

مسل نمبر 64139 میں خالدہ صفدر

بیوہ صفدر مرحوم قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-3-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔طلائی زیور 3 تولے مالیتی 500/- یورو۔اس وقت مجھے مبلغ 250/- یورو ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ خالدہ صفدر گواہ شد نمبر 1 ارشد احمد شہباز ولد عبدالغفار مرحوم گواہ شد نمبر 2 منصور احمد جاوید ولد مہر چوہدری الف دین مرحوم

مسل نمبر 64140 میں شفقت جلیل

زوجہ بشارت احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 3-3-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔طلائی زیور 409 گرام مالیتی 4090/- یورو۔ 2۔حق مہر بذمہ خاوند 20000/- روپے۔اس وقت مجھے مبلغ 100/- یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ شفقت جلیل گواہ شد نمبر 1 عبدالحمید ولد چوہدری منصور احمد گواہ شد نمبر 2 منصور احمد جاوید ولد مہر الف دین مرحوم

مسل نمبر 64141 میں نصیرہ بیگم

بنت محمد اسماعیل قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 19-9-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔طلائی زیور 10 تولے مالیتی 500/- یورو۔اس وقت مجھے مبلغ 291/- یورو ماہوار بصورت سوشل امداد مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نصیرہ بیگم گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد خان ولد عبدالمنان خان گواہ شد نمبر 2 قمرالدین ولد ملک چراغ دین

مسل نمبر 64142 میں بشریٰ احمد

زوجہ مظفر احمد قوم گوجر پیشہ تجارت/خانہ داری عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 2-4-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ طلائی زیور 162 گرام اندازاً 1600/- یورو۔اس وقت مجھے مبلغ 300/- یورو ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ بشریٰ احمد گواہ شد نمبر 1 چوہدری مظفر احمد ولد چوہدری حاکم علی گواہ شد نمبر 2 سفیر احمد ولد چوہدری مظفر احمد

مسل نمبر 64143 میں عطیۃ المجید

بنت شیخ عبدالماجد قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-7-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔طلائی زیور 16 تولے مالیتی اندازاً 1900/- یورو۔ اس وقت مجھے مبلغ 850/- یورو ماہوار بصورت بیروز گاری الاؤنس مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ عطیۃ المجید گواہ شد نمبر 1 مدثر احمد ولد شیخ بشیر احمد گواہ شد نمبر 2 شیخ ثاقب شیراز ولد شیخ عبدالماجد

مسل نمبر 64144 میں امۃ النسرین

زوجہ شیخ بشارت احمد قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 30-10-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و

غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 8 تولے اندازاً مالیتی -/1100 یورو۔ 2۔ حق مہر ادا شدہ -/1000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔
الامۃ امۃ النسرین گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد ولد شیخ سعید احمد گواہ شد نمبر 2 ھبۃ المنان ولد بشارت احمد

مسل نمبر 64145 میں شیخ مدثر احمد

ولد شیخ بشیر احمد قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 06-2-6 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 یورو ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شیخ مدثر احمد گواہ شد نمبر 1 بختیار احمد امینی ولد عرفان احمد گواہ شد نمبر 2 شیخ عبدالماجد ولد شیخ عبدالخالق

مسل نمبر 64146 میں امۃ الاعلیٰ

بنت شیخ عبدالماجد قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 05-7-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 20 گرام مالیتی -/300 یورو۔ اس وقت مجھے مبلغ -/80 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔
الامۃ امۃ الاعلیٰ گواہ شد نمبر 1 شیخ عبدالماجد والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 شیخ ثاقب شیراز ولد شیخ عبدالماجد

مشہور سائنسدان۔ ڈارون

دنیا میں جتنی حیرت انگیز کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں سے ایک کتاب "Origin of Species" بھی تھی۔ اس کی صرف 1250 کاپیاں طبع ہوئی تھیں۔ لیکن اشاعت کے پہلے ہی دن سب کی سب ختم ہوگئی تھیں۔ یہ چارلس ڈارون کی معرکۃ الآراء کتاب تھی اور اس کی اشاعت کا یہ تاریخی واقعہ 24 نومبر 1859ء کو پیش آیا تھا۔

چارلس رابرٹ ڈارون 12 فروری 1809ء کو اسی دن انگلستان میں پیدا ہوا جس دن امریکہ میں ابراہیم لنکن پیدا ہوا۔ لنکن کے برخلاف ڈارون کا گھرانہ خوشحال اور مشہور تھا۔ پہلے اسے طب کی تعلیم کے لئے ایڈنبرا بھیجا گیا لیکن جب معلوم ہوا کہ وہ طب کی تعلیم حاصل کرنے کی طرف رجحان نہیں رکھتا تو اسے پادری بنانے کے لئے کیمبرج بھیج دیا گیا لیکن اس کی اصل دلچسپی مناظر قدرت سے لطف اٹھانے اور حشرات الارض جمع کرنے میں تھی۔

1931ء میں ڈارون کو "بیگل" نامی ایک جہاز پر جنوبی امریکہ اور دوسرے ملکوں کے سفر کا موقع ملا۔ اس کا کام یہ تھا کہ وہ تمام ساحلوں اور دوسرے مقامات سے نباتات و حیوانات کے نمونے جمع کرے۔ یہ سفر 27 دسمبر 1831ء کو شروع ہوا اور کوئی پانچ سال جاری رہا۔ اس سفر کے دوران ڈارون کو تاہیتی، نیوزی لینڈ، تسمانیہ، آسٹریلیا، سینٹ ہیلینا، جزائر ایسینشن (Ascension Island) جزائر کیپ وردے اور ایزورز جانے کا موقع ملا۔ ان مختلف علاقوں میں اس نے بیشمار زندہ اور مردہ جانوروں کی باقیات دیکھیں۔ اس نے دیکھا کہ گالاپاگوس جزیروں میں ہر جزیرے کی فنچ نما چڑیا کی اپنی ایک خاص قسم ہے اس نے فنچوں کی تقریباً 14 قسمیں دیکھیں جن میں سے ہر ایک دوسرے سے قدرے مختلف تھیں۔ کسی کی چونچ لمبی، کسی کی چھوٹی، کسی کی پتلی اور کسی کی مڑی ہوئی تھی۔

اب سوال یہ پیدا ہوا کہ ہر جزیرے پر چڑیوں کی ایک خاص نوع کیوں آباد ہے۔ کیا اس کا امکان ہے کہ ابتداء میں صرف ایک ہی نوع ہو لیکن مختلف جزیروں پر رہنے کے باعث اپنی خاص ضرورتوں کے لحاظ سے مختلف انواع میں بٹ گئی ہوں۔ ہر نوع کی چونچ، اس کی غذائی ضرورت مثلاً دانے اور کیڑے مکوڑوں کے حصول کے لئے ایک خاص شکل کی بن گئی ہو۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ایک نوع دوسری نوع میں تبدیل ہو جائے۔

پھر اس نے جنوبی امریکہ اور آسٹریلیا میں پائے جانے والے مختلف جانوروں کا تقابل کیا۔ وہ وطن واپس لوٹا تو انواع کی ان تبدیلیوں پر چند سال تک غور کرتا رہا اور اس کے زمانے میں کسی کو یقین نہیں تھا کہ انواع بدل بھی سکتی ہیں۔ کسی نے بھی اس تبدیلی کی توضیح کے لئے کوئی معقول وجہ دریافت نہیں کی تھی۔ ڈارون کو ایک وجہ کی ضرورت تھی۔

اس کا جواب اسے مالتھس کے مشہور نظریہ آبادی میں ملا۔ مالتھس نے لکھا تھا کہ نسل انسانی جس تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اس میں بعض مثبت مزاحمتوں کی بنا پر تخفیف ہو جاتی ہے۔ مثلاً بیماریاں، حوادث، جنگ، قحط، پڑھتے پڑھتے ڈارون کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ جانور اور پودے بھی ایسے ہی عوامل کا ہدف بنتے ہوں گے۔ ان میں سے بعض کو دوسروں کے لئے جگہ خالی کرنی پڑتی ہوگی۔ لیکن وہ کون ہیں جو جگہ خالی کر دیتے ہیں۔ ظاہر ہے یہ وہی ہوں گے جو دوسرے کے مقابلے میں ماحول کے مطابق نہیں ہوں گے۔

ڈارون نے 1844ء میں اپنے نظریے پر ایک کتاب لکھنی شروع کی اور 1858ء تک اس کی تحریر میں مصروف رہا۔ اسی دوران ایک اور شخص الفریڈ رسل ولیس بھی ڈارون کے نظریات کے قریب پہنچ گیا اور اس نے اپنا مسودہ ملاحظہ اور تنقید کے لئے ڈارون کے پاس بھیج دیا۔

ڈارون نے جب اس مسودہ کو دیکھا تو ششدر رہ گیا۔ یہ تو بالکل اسی کے خیالات تھے۔ ولیس نے تقریباً اسی کی زبان استعمال کی تھی۔ ولیس کو بھی اپنے نظریہ کی کنجی مالتھس کے نظریہ آبادی سے ملی تھی۔

ڈارون نے ولیس کا مسودہ بھی (Linnaean Society) کے رسالے میں شائع کروا دیا اور خود بھی اپنی کتاب کو مفصل لکھنے کی بجائے اس کا خلاصہ مکمل کرنے میں لگ گیا۔ 24 نومبر 1859ء کو کتاب کا پہلا ایڈیشن جو صرف 1250 کاپیوں پر مشتمل تھا، اشاعت پذیر ہوا اور یہ تمام کاپیاں ایک ہی دن میں فروخت ہوگئیں ڈارون کی وفات تک صرف انگلستان میں اس کتاب کی 24 ہزار کاپیاں فروخت ہوچکی تھیں۔

کتاب تو بک گئی لیکن دور و نزدیک مخالفت کا ایک طوفان اٹھ کھڑا ہوا۔ اس بحث میں ٹی ایچ ہکسلے ڈارون کے حامیوں کا اور پادری ولبر فورس مخالفوں کا سرگروہ تھا۔ سوال یہ سامنے آیا کہ اگر نیا انقلابی نظریہ درست ہے تو پیدائش کائنات کی جو کیفیت بائبل میں پیش کی گئی ہے وہ درست نہیں ہوسکتی۔ چنانچہ کلیسا نے ڈارون کے نظریے کو مذہب کے لئے خطرناک بتایا۔ اگرچہ ڈارون نے نظریے کا اطلاق انسان پر کرنے میں بے حد احتیاط برتی تھی۔ تاہم اس کے خلاف الزام عائد کر دیا گیا کہ مصنف نے انسانوں کو بندروں کی اولاد ظاہر کیا ہے۔

1871ء میں اس کی دوسری کتاب وراثت انسان (The Descent of Man) شائع ہوئی۔ اس کتاب نے جلتی پر تیل چھڑکنے کا کام کیا۔ مذہب اور سائنس کے درمیان ایک ختم نہ ہونے والی بحث چھڑ گئی۔ پادریوں نے اس پر الزام لگایا کہ وہ بائبل کی تعلیمات کی مخالفت کرتا ہے۔ اس سلسلے میں کئی مناظرے بھی منعقد ہوئے اور مذہبی پیشواؤں نے سائنسدانوں کو طعنے دیئے کہ وہ بندر کی اولاد ہیں۔

ڈارون اس قسم کے طعنوں سے نہیں گھبرایا۔ اس نے اپنے تجربات کا سلسلہ جاری رکھا۔ نظریہ ارتقاء کے علاوہ اس نے نباتات پر بھی بہت سی تحقیقات کیں اور کئی مفید کتابیں لکھیں۔

19 اپریل 1882ء کو اس کا انتقال ہوگیا اور انگلستان کے مشہور قبرستان ویسٹ منسٹر ایبے میں دفن کیا گیا۔

جماعت احمدیہ ڈارون کے اس نقطہ نظر سے اتفاق نہیں کرتی کہ انسان بندر سے ترقی کر کے انسان بنا ہے۔ یہ درست ہے کہ انسان کی پیدائش ارتقاء سے ہوئی ہے۔ یہ نہیں ہوا کہ وہ یکدم پیدا ہوگیا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

"انسان، انسان کی حیثیت سے ہی پیدا کیا گیا ہے۔ یہ خیال صحیح نہیں کہ بندروں کی کسی قسم سے ترقی کر کے انسان بنا جیسا کہ ڈارون کہتا ہے"۔

(سیر روحانی ص 24)

(بقیہ صفحہ 6)

ضروریات زندگی کے علاوہ بہت سی آرائشی چیزیں تیار کی جاتی ہیں۔ خواتین شیشے سے بنی ہوئی رنگ برنگی چوڑیاں بہت پسند کرتی ہیں۔ پاکستان میں حیدرآباد کی کانچ کی چوڑیاں بہت مشہور ہیں۔ آئینہ بھی شیشے ہی سے تیار کیا جاتا ہے۔ شیشہ برقی آلات میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ ٹیلیویژن کی پکچر ٹیوب شیشے سے بنی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ موٹر گاڑیوں کی ونڈ سکرین شیشے سے بنائی جاتی ہے۔ آجکل ٹیلیفون کے تار شیشے سے تیار کئے جاتے ہیں جو انسانی بال سے بھی باریک ہوتے ہیں۔ آواز روشنی کے اشاروں میں تبدیل ہو کر ان تاروں میں سفر کرتی ہے۔ شیشے کے تار دھاتی تاروں کی نسبت وزن میں بہت ہلکے ہوتے ہیں۔

(ایجادات اور دریافتیں)

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم شفیق احمد محسن صاحب نمائندہ مینیجر الفضل توسیع اشاعت الفضل چندہ جات اور بقایا جات کی وصولی اور الفضل میں اشتہارات کی ترغیب کے سلسلہ میں ضلع ملتان مظفر گڑھ ڈیرہ غازی خان لیہ راجن پور کے دورہ پر ہیں تمام احباب جماعت سے تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

خبریں

ملکی اخبارات میں سے

چین کی پیشکش۔ چین نے ایک بار پھر پاک بھارت تنازعات کے خاتمے میں مدد کی پیشکش کی ہے۔ اور کہا ہے کہ وہ جاری امن عمل میں تعمیری کردار ادا کرنا چاہتا ہے۔

استعفوں سے خوفزدہ نہیں۔ وزیراعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ مجلس عمل نے استعفے دیئے تو قبل از وقت انتخابات نہیں ہوں گے۔ کسی کی بلیک میلنگ میں نہیں آئیں گے۔ ہم استعفوں سے خوفزدہ نہیں ہیں۔

سائنسی تعلیم کا فروغ۔ صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ دنیا میں پاکستان کو بہتر مقام دلانے، تیز رفتار معاشی ترقی اور دنیا میں تکنیکی شعبے میں ہونے والے کاموں کے لئے سائنسی تعلیم کا فروغ ضروری ہے۔

استعفوں کی دھمکی غیر پارلیمانی ہے۔ وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا ہے کہ پارلیمنٹ سے استعفوں کی دھمکی غیر پارلیمانی، غیر اخلاقی اور غیر جمہوری اقدام ہے ایم ایم اے میں ایک جماعت استعفوں کی حامی نہیں ہے۔

حقوق نسواں بل سینٹ میں پیش۔ حکومت نے تحفظ نسواں بل سینٹ میں پیش کر دیا جس پر بحث کے دوران اپوزیشن اور حکومتی ارکان میں تلخ کلامی اور ہنگامہ آرائی ہوگئی۔ وزیر قانون وصی ظفر نے بل سینٹ میں پیش کیا۔

صوفی ازم کی ترویج کی ضرورت۔ وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ موجودہ بین الاقوامی حالات میں صوفی ازم اور اس کے پیغام کی ترویج کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ ہے۔ انہوں نے کہا اس پیغام کے ذریعے ہم معاشرے کو نسلی لسانی اور جغرافیائی نفرتوں کو ختم کر کے ایک عالمی انسانی معاشرے کے خواب کی عملی تعبیر حاصل کر سکتے ہیں۔

امراض قلب۔ (نیٹ نیوز) سینے کے درمیانی حصے میں دکھن کا احساس، چلنے پھرنے، سیڑھیاں چڑھنے اور جذباتی موقعوں پر سینے میں درد ہو تو یہ انجائنا کی علامات ہو سکتی ہیں۔ لوگ طویل عرصہ تک سینے کے درد کو گیس، رگ پٹھوں کا درد، ایسڈیٹی یا بدہضمی وغیرہ سمجھ کر نظر انداز کرتے ہیں جبکہ بعض اوقات انجائنا کی ابتدائی علامات ہوتی ہیں۔ بعض افراد میں امراض قلب کی علامتیں غیر متعلق ہوتی ہیں اور مریضوں کو ہی نہیں ڈاکٹرز کو بھی غلط فہمی ہو جاتی ہے۔ اور بعض ڈاکٹرز دمے کا علاج کرنے لگتے ہیں۔ (دن 29 ستمبر 2006ء)

سرمایہ کاری کا بہترین ماحول۔ پاکستان میں امریکہ کے سفیر ریان سی کروکر نے کہا ہے کہ پاکستان میں انرجی اس وقت اہم ایشو میں ہے اس مسئلے پر امریکہ پاکستان کے ساتھ مل کر کام کر رہا ہے۔ اس وقت پاکستان میں سرمایہ کاری کا بہترین ماحول ہے۔

سیر اور ورزش کی افادیت۔ فیصل آباد میں منعقد ہونے والی دو روزہ انٹرنیشنل کارڈیک کانفرنس کی اختتامی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ماہرین امراض قلب نے کہا کہ دل کی بیماریوں پر قابو پانے کے لئے سیر اور ورزش کو معمول بنایا جائے اور مرغن غذاؤں سے پرہیز کیا جائے۔

(نوائے وقت 20 نومبر 2006ء)

گمشدہ رسید بک

مجلس انصاراللہ پاکستان کی رسید بک 4420 مجلس انصاراللہ جوہر ٹاؤن لاہور سے گم ہوگئی ہے۔ جس کی رسیدات 1 تا 100 استعمال شدہ ہیں۔ درج بالا رسید بک اگر کسی کو ملے تو براہ کرم دفتر مجلس انصاراللہ پاکستان میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(قائد مال انصاراللہ پاکستان ربوہ)

درخواست دعا

مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب مربی سلسلہ اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم ناصر احمد صاحب ملہی مربی سلسلہ کو فالج کا اٹیک ہوا تھا۔ جنرل ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ ان کے دماغ کی شریان کا آپریشن ہوا ہے۔ آپریشن کامیاب ہوا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور مزید پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 24 نومبر

طلوع فجر	5:17
طلوع آفتاب	6:42
زوال آفتاب	11:55
غروب آفتاب	5:08

ریلوے ٹائم ٹیبل برائے ربوہ

(نافذ العمل از 15 اکتوبر 2006ء)

سرگودھا کی طرف جانے والی گاڑیاں

گاڑی نمبر	نام گاڑی	آمد	روانگی	برائے
329	ماڑی انڈس پسنجر	12-42 رات	12-44 رات	سرگودھا، خوشاب، جوہر آباد، قائد آباد، میانوالی، داؤد خیل، اور ماڑی انڈس کیلئے
247	لالہ موسیٰ پسنجر	6:46 صبح	6:48 صبح	سرگودھا، بھلوال، ملکوال، منڈی بہاؤالدین لالہ موسیٰ کیلئے
33	سپر ایکسپریس	10:26 صبح	10:28 صبح	سرگودھا کیلئے
123	سرگودھا ایکسپریس	7:40 شام	7:42 شام	سرگودھا کیلئے

فیصل آباد کی طرف جانے والی گاڑیاں

گاڑی نمبر	نام گاڑی	آمد	روانگی	برائے
330	ماڑی انڈس پسنجر	12:37 رات	12:39 رات	فیصل آباد، سانگلہ ہل، شیخوپورہ، لاہور
124	سرگودھا ایکسپریس	6:21 صبح	6:23 صبح	سانگلہ ہل، شیخوپورہ، لاہور
34	سپر ایکسپریس	7:04 شام	7:06 شام	فیصل آباد، شورکوٹ، ملتان، بہاولپور نواب شاہ، حیدرآباد، کراچی
248	لالہ موسیٰ پسنجر	7:35 شام	7:37 شام	فیصل آباد

Ph:6212868
Res:6212867
خالص سونے کے زیورات
Mob: 0333-6706870
فینسی جیولرز
میاں اظہر احمد
میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ

صاحب جی فیبرکس کی ایک اور فخریہ پیشکش
فیبرکس گیلری
ریلوے روڈ ۔ ربوہ: 047-6214300

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجر کار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان
آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
CELL#0300-4505055

C.P.L 29-FD

زاہد اسٹیٹس بلڈرز اینڈ ڈویلپر
لاہور | اسلام آباد | کراچی | گوادر
بحریہ ٹاؤن لاہور۔ بحریہ پنڈی، اسٹیٹ لائف، سینٹرل پارک، جوہر ٹاؤن، اقبال ٹاؤن، ویلنشیاء ٹاؤن ودیگر Approved سوسائٹیوں میں انویسٹمنٹ کے سنہری مواقع۔
طالب دعا: چوہدری زاہد فاروق
موبائل نمبر: 0300-8458676
چوہدری عمر فاروق
موبائل: 0300-8423089
احمدی احباب سے تعاون کی درخواست ہے
فون نمبرز 042-5740192-042-5744284
042-7441210
Y بلاک ڈیفنس کمرشل پلازہ D.H.A لاہور

NJ
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 6212837 رہائش: 6214321